بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم خلیفہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۲۲ احسان ۱۳۴۲ ہش ۲۹ محرم ۱۳۸۳ھ ۲۲ جون ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۴۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۱ جون بوقت ۷½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اٰمین اللّٰھم اٰمین

ایک مبارک تحریک

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان

ہر درد مند دل رکھنے والا مخلص احمدی اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور اسلام کے غلبہ کے لئے شب و روز دعائیں کرتا ہے۔ کیونکہ اسلام کو عالم بے بسی و بے کسی میں دیکھ کر اس کا دل کڑھتا ہے اور وہ خون کے آنسو روتا ہے۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ اسلام کو پھر سے دنیا میں غالب کرنا۔ اس مقصد عظیم کو قریب تر لانے اور اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی فتح کی بشارتوں کو جلد تر پوری ہوتے دیکھنے کے لئے حضرت رسول اکرم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر کثرت کے ساتھ درود بھیجنا بہت ضروری اور مفید ہے۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور دوبارہ غلبہ کے ساتھ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود کا گہرا تعلق ہے اور حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے بھی ہر مخلص احمدی دعائیں کر رہا ہے مگر ان دعاؤں کو باقاعدگی کے ساتھ جاری رکھنے کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ مخلصین جماعت میں سے کم از کم تین ہزار دوست یہ عہد کریں کہ وہ اسلام کے غلبہ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی کی دعاؤں اور بالالتزام نماز تہجد کے ساتھ انشاء اللہ مسلسل نوّے دن تک تین سو مرتبہ روزانہ درود شریف پڑھتے رہیں گے۔

علاقائی امراء سے درخواست ہے کہ وہ اس بابرکت تحریک میں شمولیت کے لئے اجتماعی طور پر اور فرداً فرداً مخلصین جماعت کو تحریک فرمائیں اور ان احباب کے اسماء گرامی سے دفتر صدر، صدر انجمن احمدیہ کو جلد مطلع فرمائیں جو اس مبارک تحریک میں حصہ لینے کا عہد کریں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

قادیان اور ربوہ کے دوستوں کو اس تحریک میں بالخصوص کثرت سے شامل ہونا چاہیئے۔

خاکسار: مرزا ناصر احمد صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

صاحبزادی سیدہ طلعت صاحبہ سلمہا کی حالت بدستور تشویشناک ہے

احباب خصوصی دعائیں جاری رکھیں

لاہور ۲۱ جون۔ صاحبزادی سیدہ طلعت صاحبہ سلمہا کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ اطلاع یہ ہے کہ

"حالت تا حال بہت تشویشناک ہے ابھی تک کوئی فرق نہیں پڑا ہے۔"

احباب جماعت پوری توجہ اور درد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل و رحم سے صاحبزادی موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ اٰمین اللّٰھم اٰمین

ضروری اعلان

اصلاح و ارشاد کے کام کے لئے ایسے مخلصین کی فوری ضرورت ہے جو اس کام کے لئے اپنے آپ کو کم و بیش تین ماہ کے لئے آنریری طور پر وقف کریں۔ ایسے واقفین تحریری اطلاع توسط و تصدیق صدر یا امیر صاحب جلد نظارت ہذا میں بھجوائیں تاکہ انہیں کام پر متعین کیا جا سکے۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۱ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

پیشاب کی نالی میں بہت سوزش ہے اور طبیعت میں بہت گھبراہٹ ہے تا حال کوئی افاقہ نہیں۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اٰمین اللّٰھم اٰمین

ایک ضروری تحریک

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

فضل عمر ہسپتال آپ کا اپنا قومی ادارہ ہے جو بیماروں کی طبی خدمت کا کام بلا لحاظ مذہب و ملت کر رہا ہے اس کی عمارت کا کچھ حصہ زیر تعمیر ہے جس کے لئے قریباً پچیس تیس ہزار روپے کی رقم فوری طور پر درکار ہے احباب اس کار خیر کے لئے عطایا دے کر عند اللہ ماجور ہوں بالخصوص ان ایام میں ہمارے زمیندار احباب کے لئے حصول ثواب کا بہت عمدہ موقعہ ہے وہ اس طرف توجہ دے کر بیماروں کی طبی خدمت میں حصہ دار بن سکتے ہیں۔

(خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد)

چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ جون ۶۳ء

یسوع مسیح کا پہاڑی وعظ

اناجیل میں یسوع مسیح اور آپ کے حواریوں کا جو ذکر آتا ہے ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس سے ثابت نہیں ہوتا ہے کہ ان کی زندگی عوام کے لئے اسوۂ حسنہ تھی۔ یسوع مسیح کا پہاڑی وعظ بہت مشہور ہے اس میں جو تعلیم دی گئی ہے بظاہر واقعی بڑی شاندار نظر آتی ہے اور عیسائی عموماً اس کو بطور ایک شاہکار کے پیش کرتے ہیں تاہم اناجیل میں یسوع مسیح اور آپ کے حواریوں کی عملی زندگی جو پیش کی گئی ہے وہ پہاڑی وعظ کا عملی نمونہ پیش نہیں کرتی۔

پہاڑی وعظ کی تعلیم جیسا کہ ہم نے کہا ہے بڑی شاندار نظر آتی ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو اس میں عملی زندگی کی رہنمائی کے لئے بہت کم مواد ملتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شاعرانہ جذبات کا ایک سیلاب ہے جو انسانی اخلاق کے متعلق بہہ رہا ہے مگر اس کا ہر فقرہ ایسا ہے کہ جس سے فطرت انسانی کی نفی کی گئی ہے اور اللہ تعالےٰ نے جو جذبات انسان میں رکھے ہیں ان کے جائز استعمال کا طریق نہیں بتایا گیا بلکہ ان کو فنا کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

یسوع مسیح نے اپنے اس وعظ میں کہا ہے کہ

"یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔ پس جو کوئی ان چھوٹے سے چھوٹے حکموں میں سے بھی کسی کو توڑیگا اور یہی آدمیوں کو سکھائے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا کہلائیگا لیکن جو ان پر عمل کرے گا اور ان کی تعلیم دے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں بڑا کہلائے گا۔ کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر تمہاری راستبازی فقیہوں اور فریسیوں کی راستبازی سے زیادہ نہ ہو گی تو تم آسمان کی بادشاہی میں ہرگز داخل نہ ہو گے۔" (متی ۵/ ۱۷-۲۰)

ان فقرات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صرف موسوی شریعت کے احیاء کے لئے مبعوث ہوئے تھے مگر چونکہ فریسیوں اور یہودیوں نے شریعت کے صرف ظاہر کو لے لیا تھا اور اس کی روح کو چھوڑ بیٹھے تھے اس لئے آپ نے اپنے وعظ میں شریعت کے بعض اصولوں کی ایسی تشریح کر ڈالی جس سے آپ کی غرض یہودیوں کے جو طریق کو توڑنا تھا لیکن آپ نے اناجیل کے مطابق نہ تو خود کوئی عملی نمونہ پیش کیا اور نہ آپ کے حواریوں نے ایسا کیا اس لئے آپ کی مبالغہ آمیز تشریح کوئی حقیقی رہنمائی نہیں کر سکتی اور نہ عام اخلاقی قانون بن سکتا ہے مثلاً آپ نے اسی وعظ میں اسی جگہ فرمایا ہے:۔

"تم سن چکے ہو کہا گیا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے۔ اور اگر کوئی تجھ پر نالش کر کے تیرا کرتا لینا چاہے تو چوغہ بھی اسے لے لینے دے اور جو کوئی تجھے ایک کوس بیگار میں لے جائے اس کے ساتھ دو کوس چلا جا۔ جو کوئی تجھ سے مانگے اسے دے اور جو تجھ سے قرض چاہے اس سے منہ نہ موڑ۔" (متی ۵/ ۳۸-۴۲)

یہ انتہائی قسم کی تعلیم یہودیوں کے کردار کے پیش نظر محض وقتی حیثیت سے تو شاید درست سمجھی جائے لیکن یہ کوئی ایسی تعلیم نہیں ہے جس کو ہمیشہ کے لئے اور ہر حالت میں زندگی کا اصول بنایا جائے۔ ہم مانتے ہیں کہ بعض حالات میں ایسا کردار واقعی مؤثر ہوتا ہے مگر اس تعلیم کی بنیاد پر ایک عام قانون نہیں بنایا جا سکتا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہم یسوع مسیح اور آپکے حواریوں میں بھی اس تعلیم کے مطابق عمل نہیں دیکھتے۔

اناجیل اربعہ کے مطابق حواریوں کا تو یہ حال ہے کہ جب یہودی یسوع مسیح کو پکڑتے ہیں تو تمام حواری اس سے خوفزدہ ہو کر بھاگ جاتے ہیں کہ کہیں ان کو بھی نہ پکڑ لیا جائے۔ خود یسوع مسیح کا یہ حال ہے کہ ایک وقت جذبات کے ماتحت آپ نے اپنے حواریوں کو فرمایا کہ وہ تلواریں خریدیں۔ یہ درست ہے کہ جب آپ کو لوگ پکڑنے آئے اور آپ کے حواری پطرس نے ایک کا کان اڑا دیا تو آپ نے تلوار کے استعمال سے منع کیا تاہم اس سے یہ پتہ ضرور چلتا ہے کہ سراسر نرمی کی تعلیم عام انسانی فطرت کے منافی ہے اور محض یہودیوں کی ظالمانہ روش کے توڑ کے لئے یہ تلقین دی گئی تھی یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی بنا پر عوامی قانون بنایا جا سکتا ہے۔

اس کے خلاف مکمل تعلیم قرآن کریم میں ان الفاظ میں دی گئی ہے۔

وجزٰٓؤا سیّئۃٍ سیّئۃٌ
مثلھا فمن عفا واصلح
فاجرہٗ علی اللّٰہ انّہٗ
لا یحبّ الظّٰلمین۔
(شوریٰ ۴۱)

یعنی برائی کا بدلہ تو برابر کی برائی ہے لیکن اگر مظلوم معاف کر دے اور اس کی غرض ظالم کی اصلاح ہو تو اس کا اجر اس کو اللہ تعالےٰ سے مل جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

یسوع مسیح نے جو تعلیم دی تھی وہ تورات کے خلاف نہیں تھی مگر جس صورت میں اس کو پیش کیا گیا تھا وہ ضرور مبالغہ آمیز تھی اور بطور دوا کے تجویز ہوئی تھی اور جس طرح دوا عارضی استعمال کے لئے ہوتی ہے اسی طرح یہ تعلیم بھی عارضی تھی۔ تورات کی تعلیم کے متعلق قرآن کریم میں سورہ مائدہ میں اس طرح حکم آتا ہے:۔

وکتبنا علیھم فیھا
انّ النّفس بالنّفس
والعین بالعین والانف
بالانف والاذن بالاذن
والسّنّ بالسّنّ والجروح
قصاصٌ فمن تصدّق
بہٖ فھو کفّارۃٌ لّہٗ۔

یعنی ہم نے تورات میں یہودیوں پر فرض کیا کہ نفس کے بدلے نفس آنکھ کے بدلے آنکھ کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بدلہ ہے پس جو بخش دے اسے تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے۔

تورات کی تعلیم میں بدلہ کا سیدھا سادھا اصول بیان کر دیا گیا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ اگر بدلہ نہ لے اور بخش دے تو یہ اس کے لئے کفارہ ہو گا۔ یہاں اصلاح کی حکمت کا کوئی ذکر نہیں جو قرآن کریم میں اسلامی تعلیم کے تعلق میں پیش کی گئی ہے تورات کے مطابق بدلہ کا قانون اصل ہے بخشنے سے صرف بخشنے والے کے لئے کفارہ کا ذکر ہے مگر قرآن کریم نے بدلے کی بنیاد اصلاح پر رکھی ہے اگر ظالم کی اصلاح بدلہ لینے سے ہوتی ہو تو بدلہ لینا چاہیئے اور برابر کی سزا دینی چاہیئے لیکن اگر معاف کر دینے سے اصلاح ہوتی ہو تو معاف کر دینا اچھا ہے۔ اس طرح اسلام بدلہ کے متعلق مکمل تعلیم پیش کرتا ہے۔ یسوع مسیح نے صرف بخش دینے پر زور دیا اس کی وجہ یہ تھی کہ یہودیوں کے کردار کی اصلاح ایسی ہی دوا سے ہو سکتی تھی مگر یہ کوئی پرحکمت قانون نہیں۔ پرحکمت مستقل قانون وہی ہے جو قرآن کریم نے پیش کیا ہے۔

الغرض یسوع مسیح کے پہاڑی وعظ کا ایک بہت بڑا حصہ انسانی فطرت کے مطابق نہیں ہے بلکہ محض بطور دوا کے پیش کیا گیا ہے جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ نہ یسوع مسیح اور نہ آپ کے حواریوں نے پہاڑی وعظ کے مطابق عملاً اسوہ پیش کیا جس سے عام خلق خدا کی عام روزانہ زندگی میں رہنمائی مطلوب ہوتی۔

ولادت

عزیزم محمود مصطفےٰ صاحب کاہلوں خورشید آباد ضلع لائلپور کو اللہ تعالےٰ نے بتاریخ ۸/۶/۶۳ پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب ٹیکس آفیسر ڈسٹرکٹ کونسل لائلپور کا پوتا اور مکرم چوہدری اعظم علی خاں صاحب آف بہلولپور ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے صالح، خادم اسلام و احمدیت، دراز عمر اور متقین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ تاج الدین لائلپوری (ناظم دار القضاء) ربوہ

درخواست دعا

۱۔ میری اہلیہ ۴ ماہ سے لگاتار بیمار چلی آرہی ہیں کوئی دوائی کارگر نہیں ہوتی۔ قارئین الفضل میری اہلیہ کے لئے دعا کریں کہ اللہ کریم شفا دے۔ آمین۔
(منشی محمد حسین ڈرگ روڈ کراچی)

۲۔ میری خالہ جان محترمہ (اہلیہ خان میر خان صاحب) کو اب پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے احباب دعا فرماویں خداوند تعالیٰ مکمل صحت عطا فرمائے۔
سید تنویر احمد ابن سید علی احمد صاحب مرحوم
محلہ دار الرحمت۔ ربوہ

حجِ بیت اللہ شریف و زیارتِ مدینہ منورہ کے

ایمان افروز کوائف

مکرم چوہدری مبارک علی صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن حیدرآباد

(۲)

عشاء کی نماز سے پہلے خاکسار اپنے معلم صالح عبدالصمد صاحب ساعاتی کے دفتر میں پہنچ گیا۔ کہ انہوں نے مسکراتے ہوئے چہرے سے میرا استقبال کیا۔ تو راستہ کی جتنی کوفت تھی وہ جاتی رہی۔ ماحول کی یکدم تبدیلی سے ایک اجنبیت محسوس ہو رہی تھی وہ بھی دور ہو گئی۔ خاکسار کی خواہش پر کھانے سے پہلے ہی خاکسار کو عمرہ کے لئے لے جایا گیا۔ چونکہ خانہ کعبہ کے اردگرد مسجد حرام کی بلڈنگ خانہ کعبہ سے اونچی ہے۔ اس لئے جب تک حرم کے اندر داخل نہ ہوں خانہ کعبہ دکھائی نہیں دیتا۔ مسنون اور مخصوص دعائیں کرتے ہوئے مجھے ہمارے معلم کے برادر نسبتی محمد ابراہیم صاحب بیت اللہ کی طرف لے جا رہے تھے عموماً بیت اللہ شریف کی زیارت کی طرف جاتے ہوئے یہ دعا کی جاتی ہے کہ

اللھم ان ھذا الحرم حرمک والبلد بلدک والامن امنک والعبد عبدک جئتک من بلاد بعیدۃ بذنوب کثیرۃ واعمال سیئۃ اسئلک مسئلۃ المضطرین الیک والمشفقین من عذابک بمحض عفوک وان تدخلنی فی فسیح جنتک جنۃ النعیم۔

یعنی اے خدا یہ حرم تیرا حرم ہے اور یہ مبارک بستی تیری طرف منسوب ہے۔ اس میں امن صرف تیری وجہ سے ہے۔ اور یہ بندہ بھی صرف تیرا بندہ ہے جو کہ بہت دور سے اپنے گناہوں اور اعمال بد کے ساتھ تیرے دربار میں حاضر ہوا ہے جس طرح ایک بے قرار اضطراری کی حالت میں کسی سے سوال کرتا ہے۔ اے میرے پیارے خدا تیرا یہ بندہ بھی تیرے عذاب اور ناراضگی سے ڈرتے ہوئے تیری رحمت اور بخشش کا طالب بن کر آیا ہے۔ محض اپنے عفو سے قبول فرما۔ اور اسے اپنی وسیع اور نعمتوں سے پر جنت میں داخل فرما آمین

اب وہ محبوب اور مبارک گھر قریب آ رہا تھا جس کی زیارت کے لئے دل اور گھڑیاں گن گن کر کاٹی تھیں۔ یہ بالکل سچ اور حقیقت ہے کہ اس موقعہ پر انسان پر بیخودی کا عالم ہوتا ہے اور اپنی روح کو آستانہ الٰہی کے آگے جھکا ہوا پاتا ہے۔

خانہ کعبہ کے دروازہ کے سامنے ایک کمان کی شکل کا دروازہ ہے۔ جسے باب بنی شیبہ کہتے ہیں۔ اس میں داخل ہونے سے قبل دعا سے فارغ ہونے کے بعد

رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا۔

پڑھتے ہوئے حجر اسود کی طرف گئے۔ اور

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

پڑھتے ہوئے حجر اسود کا بوسہ لینے یا ہاتھ سے اشارہ کرنے کے بعد بسم اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد پڑھ کر طواف شروع کیا جاتا ہے طواف کعبہ کے لئے سات چکر لگائے جاتے ہیں۔ حجر اسود کو بوسہ دینے کے علاوہ رکن یمانی کو بھی ہاتھ لگانا مسنون ہے۔ پہلے اس طرف بھی بیت اللہ شریف کا ایک دروازہ ہوتا تھا جو اب بند کر دیا گیا ہے۔ سات چکروں میں عموماً جو دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ اس میں تقریباً ہر حالت کا نقشہ کھینچا ہے جو انسان پر وارد ہونی ممکن ہے، ہر چکر کے بعد دوسری دعا کے وقت انسان ایسا محسوس کرتا ہے کہ اس کی روح پہلے سے زیادہ گداز ہو گئی ہے۔ ان دعاؤں میں توحید باری تعالیٰ کے اقرار کے بعد اس کی حمد اور کبریائی اور اپنی بے بسی کا اظہار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان کا اقرار اور اس سے عفو وعافیت اور دائمی بخشش اور دین و دنیا اور آخرت کے لئے کامیابی کی دعائیں ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں تساہل اور بے بسی کا اقرار کرتے ہوئے ان الفاظ میں دعا کی جاتی ہے۔ یہ چھٹے چکر کی دعا ہے۔

اللھم ان لک علیّ حقوقا کثیرۃ فیما بینی وبینک وحقوقا کثیرۃ فیما بینی وبین خلقک اللھم ما کان لک منھا فاغفرہ لی وما کان لخلقک فتحملہ عنی واغننی بحلالک عن حرامک وبطاعتک عن معصیتک وبفضلک عمن سواک یا واسع المغفرۃ

اے میرے اللہ۔ تیرے اور تیری مخلوق کے مجھ پر بہت ہی حقوق ہیں (جن کی ادائیگی میں نہ صرف مجھ سے پہلے کوتاہی ہوئی ہے بلکہ اب بھی اپنی بے بسی کا اقرار کرتا ہوں) پس اے میرے پیارے اور مہربان آقا وہ حقوق جو تیری ذات کریم سے متعلق ہیں وہ تو اپنے فضل سے بخش دے اور جو تیری مخلوق سے متعلق ہیں تو میری طرف سے اٹھا لے۔ اے میرے پیارے خدا۔ اے وسیع مغفرت والے آقا! اپنے فضل اور رحم کے ساتھ مجھے حرام کے مقابلہ پر حلال روزی سے اور اپنی نافرمانی اور گناہوں کے مقابلہ میں اپنی اطاعت اور خوشنودی کی زندگی عطا فرما کر اپنے علاوہ باقی تمام سے مستغنی کر دے۔ اس کے بعد ان پر کشش اور انسان کی روح کو پگھلا دینے والے الفاظ سے انسان طواف کرتے ہوئے اپنے خالق اپنے مالک اور محسن کو اس کے پیارے گھر کی عظمت کا واسطہ دیتے ہوئے فریاد کرتا ہے کہ

اللھم ان بیتک عظیم ووجھک کریم وانت یا اللہ حلیم۔ کریم۔ عظیم۔ تحب العفو فاعف عنی

اے اللہ تیرا گھر بہت ہی عظمت والا ہے اور ساتھ ہی تو خود بھی کریم ہے۔ پس اے اللہ میرے پیارے اللہ تو حلیم وکریم وعظیم ہے اور اپنے بندے کی گستاخیوں اور زیادتیوں کو درگذر کرنے والا ہے۔ پس اس عاجز کو اپنی عفو کی چادر میں ڈھانپ لے

ان سات دعاؤں میں سے ایک دعا بطور نمونہ درج کی گئی ہے۔ تاکہ اس امر کا اندازہ ہو سکے کہ اس وقت انسان کی کیفیت کیسی ہوتی ہے۔ پھر ہر چکر میں رکن یمانی سے حجر اسود تک یہ دعا پڑھی جاتی ہے۔

ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار وادخلنا الجنۃ مع الابرار یا عزیز یا غفار یا رب العالمین۔

سات چکروں سے فارغ ہونے کے بعد باب ملتزم کے ساتھ چمٹ کر یہ دعا کی جاتی ہے کہ

اللھم انی عبدک وابن عبدک واقف تحت بابک ملتزم باعتابک متذلل بین یدیک ارجو رحمتک واخشی عذابک یا قدیم الاحسان۔

یعنی اے میرے خدا میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے تیرے آگے بڑی عاجزی سے تیری پناہ اور بخشش کے لئے کھڑا ہوں۔ اے میرے خدا میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں اور تیرے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اے قدیم الاحسان! اس عاجز پر احسان فرما۔

یہ منظر بھی بڑا ہی عجیب ہوتا ہے۔ انسان اپنے محبوب کی طرف منسوب شدہ گھر کے ساتھ لپٹا ہوا ہوتا ہے۔ اور اس وقت حقیقت میں انسان اپنے آپ کو کسی اور دنیا میں محسوس کرتا ہے۔ گویا اپنے مولیٰ کا دامن پکڑ کر بڑی ہی عاجزی سے اس سے بخشش اور رحمت کی بھیک مانگ رہا ہے۔ باوجود سخت بھیڑ اور گرد وغبار کے اگر ان کو گھنٹوں بھی کھڑا رہے تو اسے احساس نہیں ہوتا۔ اور اپنی روح میں ٹھنڈک اور اور تازگی محسوس کرتا ہے۔

خدا کے پیارے گھر سے بادل ناخواستہ ہٹ کر مقام ابراہیم پر دو رکعت نفل ادا کئے جاتے ہیں۔ اور پھر اس مقام پر ایک جامع دعا کی جاتی ہے۔ بعد ازاں آب زمزم سیر ہو کر پینا بھی مسنون ہے۔

خاکسار نے مطوف کے ساتھ ان تمام ارکان کی ادائیگی کی۔ مگر مطوف ان دنوں بہت مصروف رہتے ہیں۔ اس لئے اتنی جلدی یہ سب کچھ کروایا جاتا ہے کہ نوآمد کو کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ کیا کیا جلدی ہے۔ میرے مطوف کی جلد بازی کا بھی یہ عالم تھا کہ میں مقام ابراہیم پر دو نفل ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہی تھا کہ میرے مطوف نے جلدی جلدی یا حاجی کہنا شروع کیا اور جب

تک ہم نے ختم نہیں کر لیا اس وقت تک یہی جملے دہراتا رہا۔ میرا یہ پہلا اور آخری طواف ہے جو کہ مطوف کی اتباع میں کیا گیا۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ نے کئی طواف کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور ہر طواف کے بعد میرے جیسے گنہگار انسان نے بھی ایک خاص قسم کا روحانی سکون اور سرور محسوس کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس کے بعد صفا اور مروہ کی پہاڑیوں میں سعی کی باری ہوتی ہے۔ اس مقام پر مطوف کی جلد بازی کے نتیجہ میں پہلی دفعہ میرے پلے کچھ نہیں پڑا۔ چونکہ ان مقامات مقدسہ کی زیارت کی وجہ سے انسان ایک خوشی اور تسکین محسوس کرتا ہے۔ اس لئے دعاؤں سے بیگانہ ہو کر جو مطوف دہرا رہا ہوتا ہے انسان ایک خاص قسم کا روحانی سرور اور لذت محسوس کر رہا ہوتا ہے ورنہ مطوف نے کم از کم وقت میں یہ سات چکر ختم کروائے۔ صفا اور مروہ کے درمیان ایک بڑی عالیشان بلڈنگ بن چکی ہے۔ گویا اب لمبے برآمدہ میں آپ سعی کر رہے ہوتے ہیں درمیان میں دو سبز ستونوں کے درمیان بھاگ کر گزرنا ہوتا ہے کیونکہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام اس سے بھاگ کر گزری تھیں۔ سعی شروع کرنے سے قبل قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی جاتی ہے

انّ الصّفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوّف بھما ومن یطوّع خیراً فان اللہ شاکرٌ علیم۔

اور اس طرح انسان کو یاد دلایا جاتا ہے کہ صفا مروہ کی یہ دو چھوٹی اور معمولی پہاڑیاں اللہ تعالیٰ کی ایک مقدس بندی کی قربانی کی یاد میں شعائر اللہ میں شامل کر دی گئی ہیں۔

ان مقامات کو دیکھ کر بے اختیار انسان کہہ اٹھتا ہے کہ

انّ اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

کہ اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کی قربانیاں اور اعمال کے اجر کو کبھی ضائع نہیں کرتا جو صرف اس کے لئے کرتے ہیں۔

ہزاروں سال قبل اللہ تعالیٰ کی ایک مقدس بندی صرف اسی کی رضا کی خاطر اپنے آپ کو اور اپنے معصوم بچے کو ہلاکت میں ڈالنے کے لئے تیار ہو گئی اللہ تعالیٰ نے اس کی قربانی کو ایسا پسند فرمایا کہ اضطراری کی حالت میں حضرت ہاجرہ علیہا السلام جن مقامات پر دوڑی تھیں۔ آج امیر سے امیر اور غریب سے غریب آدمی بھی ان مقامات پر اسی طرح دوڑنے پر مجبور ہوتا ہے آج تک لاکھوں کی تعداد میں بڑے سے بڑے دنیوی وجاہت والے بادشاہ بلکہ شہنشاہ اسی طرح ان مقامات پر بھی بھاگے ہوں گے۔ پھر روحانی طور پر سینکڑوں انبیاء اور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح ان مقامات پر سعی فرمائی۔

پس قربانی کرنے والی قوم کے لئے یہ مقامات کس طرح تسلی کا موجب ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی قربانی کرنے والے فرد یا قوم کی قربانی کے اجر کو ضائع نہیں کریگا اور دین و دنیا میں عزت عطا فرمائے گا۔

قسط اوّل کے اختتام پر خاکسار سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں بیت اللہ شریف کی تعمیر اور حجر اسود کو بوسہ دینے کی حکمت تحریر کرتا ہے حضور فرماتے ہیں کہ

"معترضین کا خیال ہے کہ مسلمانوں کے اعتقاد میں حجر اسود ایک ایسا پتھر ہے جو آسمان سے گرا تھا معلوم نہیں کہ اس اعتراض سے ان کو کیا فائدہ ہے۔ استعارہ کے رنگ میں بعض روایتیں ہیں کہ وہ بہشتی پتھر ہے۔ مگر قرآن شریف سے ثابت ہے کہ بہشت میں کوئی پتھر نہیں۔ بلکہ بہشتی نعمتیں ایسی نعمتیں ہیں کہ جو نہ کبھی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کانوں نے سنیں اور نہ دل میں گزریں اور خانہ کعبہ کا پتھر یعنی حجر اسود ایک روحانی امر کے لئے نمونہ قائم کیا گیا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو نہ خانہ کعبہ بناتا اور نہ اس میں حجر اسود رکھتا۔ لیکن چونکہ اس کی عادت ہے کہ روحانی امور کے مقابل پر جسمانی امور بھی نمونہ کے طور پر پیدا کر دیتا ہے تا وہ روحانی امور پر دلالت کریں۔ اس عادت کے موافق خانہ کعبہ کی بنیاد ڈالی گئی اصل بات یہ ہے کہ انسان عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور عبادت دو قسم کی ہے ایک تذلل اور انکساری اور دوسری محبت اور ایثار۔

تذلل اور انکساری کے لئے اس نماز کا حکم ہوا جو جسمانی رنگ میں انسان کے ہر ایک عضو کو خشوع اور خضوع میں ڈالتی ہے یہاں تک کہ دلی سجدہ کے مقابل پر اس نماز میں جسم کا بھی سجدہ رکھا گیا۔ تا جسم اور روح دونوں اس عبادت میں شامل ہوں۔

اور واضح ہو کہ جسم کا سجدہ بیکار اور لغو نہیں۔ اوّل تو یہ امر مسلّم ہے کہ خدا جیسا کہ روح کا پیدا کرنیوالا ہے ایسا ہی وہ جسم کا پیدا کرنیوالا ہے اور دونوں پر اس کا حق خالقیت ہے ماسوا اس کے کہ جسم اور روح کا ایک دوسرے کی تاثیر قبول کرتے ہیں۔ بعض وقت جسم کا سجدہ روح کے سجدہ کا محرک ہو جاتا ہے اور بعض وقت روح کا سجدہ جسم میں سجدہ کی حالت پیدا کرتا ہے کیونکہ جسم اور روح دونوں باہم مرایا متقابلہ کی طرح ہیں۔ مثلاً ایک شخص جب محض تکلف سے اپنے جسم میں ہنسنے کی صورت بناتا ہے بسا اوقات سچی ہنسی بھی آ جاتی ہے کہ جو روح کے انبساط سے تعلق ہے۔ ایسا ہی ایک شخص تکلف سے اپنے جسم میں یعنی آنکھوں میں ایک رونے کی صورت بناتا ہے تو بسا اوقات حقیقت میں رونا ہی آ جاتا ہے جو روح کی درد اور رقت سے متعلق ہے۔ پس جبکہ یہ ثابت ہو چکا کہ عبادت کی اس قسم میں جو تذلل اور انکسار ہے جسمانی افعال کا روح پر اثر پڑتا ہے اور روحانی افعال کا جسم پر اثر پڑتا ہے۔ پس ایسا ہی عبادت کی دوسری قسم میں بھی جو محبت اور ایثار ہے انہی تاثرات کا جسم اور روح میں عوض معاوضہ ہے۔ محبت کے عالم میں انسانی روح ہر وقت اپنے محبوب کے گرد گھومتی ہے اور اس کے آستانہ کو بوسہ دیتی ہے۔ ایسا ہی خانہ کعبہ جسمانی طور پر محبانِ صادق کے لئے ایک نمونہ دیا گیا ہے اور خدا نے فرمایا کہ دیکھو یہ میرا گھر ہے اور یہ حجر اسود میرے آستانہ کا پتھر ہے۔ (خدا تعالیٰ کا آستانہ مصدر فیوض ہے یعنی اس کے آستانہ سے ہر ایک فیوض ملتا ہے اس کے لئے معتبرین لکھتے ہیں کہ اگر کوئی خواب میں حجر اسود کو بوسہ دے تو علوم روحانیہ اس کو حاصل ہوتے ہیں کیونکہ حجر اسود سے مراد منبع علم و فیوض ہے) اور ایسا حکم اس لئے دیا کہ تا انسان جسمانی طور پر اپنے ولولہ عشق اور محبت کو ظاہر کرے۔ سو حج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اس گھر کے گرد گھومتے ہیں۔ ایسی صورتیں بنا کر کہ گویا خدا کی محبت میں دیوانہ اور مست ہیں۔ زینت دور کر دیتے ہیں اور اس پتھر کو خدا کے آستانہ کا پتھر تصور کر کے بوسہ دیتے ہیں اور یہ جسمانی ولولہ روحانی تپش اور محبت کو پیدا کر دیتا ہے اور جسم اس گھر کے گرد طواف کرتا ہے اور سنگِ آستانہ کو چومتا ہے۔ اور روح اس وقت محبوب حقیقی کے گرد طواف کرتا ہے۔ اور اس کے روحانی آستانہ کو چومتا ہے اور اس طریق میں کوئی شرک نہیں۔ ایک دوست ایک دوستِ جانی کا خط پا کر بھی چومتا ہے۔

کوئی مسلمان خانہ کعبہ کی پرستش نہیں کرتا اور نہ حجر اسود سے مرادیں مانگتا ہے بلکہ صرف خدا کا قرار دادہ ایک جسمانی نمونہ سمجھا جاتا ہے وبس۔ جس طرح ہم زمین پر سجدہ کرتے ہیں مگر وہ سجدہ زمین کے لئے نہیں ایسا ہی ہم حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں مگر وہ بوسہ اس پتھر کے لئے نہیں۔ پتھر تو پتھر ہے جو نہ کسی کو نفع دے سکتا ہے نہ نقصان مگر اس محبوب کے ہاتھ کا ہے جس نے اس کو اپنے آستانہ کا نمونہ ٹھہرایا۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۹۲-۹۱) (باقی)

احادیث الرسول

مرتبہ شیخ نور احمد صاحب منیر ربوہ

ماتم میں غلو کرنا اسلامی اخلاق کے خلاف ہے

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاھلیہ (متفق علیہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ماتم کرتے ہوئے اپنے رخساروں کو پیٹتا ہے اور اپنے گریبانوں کو پھاڑتا ہے اور جاہلیت کے بین کرتا ہے۔ اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

تشریح:۔ ہر ایک نے مرنا ہے۔ استقراء تجربہ اور مشاہدہ پکار پکار کر یہ کہہ رہا ہے کہ کل نفس ذائقۃ الموت کہ ہر نفس پر موت وارد ہوگی لیکن ایسے موقعہ پر اپنے گریبانوں کو پھاڑنا اور سر پر مٹی ڈالنا چھاتی کو پیٹنا اس قسم کی حرکات سے اسلام سخت بیزار ہے باقی کسی کی موت پر افسوس اور صدمہ کا ہونا ایک طبعی امر ہے جس کا اظہار قدرتی طور پر آنسو بہانے سے ہو سکتا ہے۔ مگر اس ماتم اور افسوس میں اس قسم کے غلو انگیز طریق اختیار کرنا اسلامی اخلاق کے خلاف ہے اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صریح اور واضح ارشاد کے نہ صرف خلاف ہے بلکہ آپ کو ناراض کرنے والا ہے ایک مسلمان توحید پرست ہے اس کو اس قسم کی مصیبت اور تکلیف کو نہ صرف خود برداشت کرنا چاہیئے بلکہ دوسروں کے لئے مثال بن کر نیک نمونہ کی تلقین کرنی چاہیئے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنے کی غرض

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یسلم الصغیر علی الکبیر والمار علی القاعد والقلیل علی الکثیر (البخاری)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر میں چھوٹا بڑی عمر والے کو السلام علیکم کہنے میں ابتداء کرے اور رستہ سے گذرنے والا بیٹھے ہوئے پر اور تھوڑی تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو السلام علیکم کہیں۔

تشریح:۔ اسلامی سوسائٹی کا نصب العین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم اور احادیث میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے کہنے کی تاکید کئی طریقوں سے بیان کی گئی ہے۔ میرے ایک استاد جو مذہباً عیسائی تھے لبنانی یونیورسٹی کے چانسلر ہیں وہ مجھے ہمیشہ ہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا کرتے ایک دفعہ کہنے لگے کہ میرا یقین ہے کہ کئی مسلمان صرف عادۃً السلام علیکم کہتے ہیں ورنہ ان کو اس کے معنے اور غرض کا علم نہیں ہے۔ اسلام میں یہ فقرہ بڑی اہمیت اور افادیت رکھتا ہے اس دعائیہ فقرہ میں جتلایا گیا ہے کہ اسلامی معاشرت کے نصب العین میں بنیادی امور ہیں سلامتی۔ رحمت۔ برکت اور ان سے بھی اہم امر یہ ہے کہ یہ سب کچھ خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے ہو اور اس میں کسی قسم کے شرک کی ملونی نہیں ہونی چاہیئے۔

السلام علیکم میں ان اخلاق حسنہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن کے ذریعہ ہر طرف سلامتی و امن۔ رحمت و برکت کا ماحول پیدا ہوتا ہے سچ بولنا۔ عفو۔ حلم۔ صلہ رحمی۔ تزکیہ نفس ایثار ادائیگی امانت۔ صبر۔ شکر۔ فقراء اور مساکین کے حقوق کا خیال رکھنا باہمی تعاون کیساں مقرر کرنا کہ جن سے قوم کا معیار زندگی بلند ہو۔ اطاعت والدین وغیرہ یہ سب نیکیاں اور خوبیاں ایسی ہیں کہ جو سلامتی۔ رحمت اور برکت سے تعلق رکھتی ہیں اور اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کا باعث ہیں۔ ان کے مقابلہ میں بعض عیوب ایسے ہیں کہ جو قوم سے رحمت۔ برکت اور سلامتی کو دور کر دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر۔ رشوت قطع رحمی۔ سود خوری۔ جوا۔ بے حیائی۔ خیانت۔ رنگ و نسل کی تمیز۔ حرص افتراء۔ بخل۔ اسراف۔ زنا۔ فسق و فجور کے محرکات۔ شراب نوشی۔ ظلم۔ کم تولنا وغیرہ الغرض السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کو صرف رسماً کہنا اور اس کے بنیادی مقصد سے غفلت برتنا اس غرض وغایت کو مفقود کرنا ہے جو اس فقرہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں بتائی جاتی ہے۔

مصنوعی یا کیمیاوی کھاد کا استعمال

از ہارون الرشید صاحب لائل پور

پاکستان ایک زراعتی ملک ہے اور یہاں کی ۸۰ فیصد آبادی کا بالواسطہ یا بلاواسطہ دارومدار زراعت پر منحصر ہے ہر پانچ منٹ میں ہمارے ملک کی ایک ایکڑ زمین سیم اور تھور کا شکار ہو رہی ہے اس لئے زمین کی حفاظت اور نگہداشت بے حد ضروری ہو گئی ہے جس طرح انسان کو ہوا پانی اور خوراک کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح پودوں کو بھی بڑھنے پھلنے اور پھولنے کے لئے خوراک کی ضرورت ہوتی ہے پودوں کی خوراک بہت سے عناصر پر مشتمل ہے جن میں اہم عناصر نائٹروجن، فاسفورس اور پوٹاشیم ہیں۔ قدرتی طور پر یہ عناصر زمین میں کافی مقدار میں موجود ہوتے ہیں لیکن کچھ عرصہ بعد اس ذخیرہ خوراک میں کمی واقع ہوتی رہتی ہے اس لئے ضروری اور لابدی ہے کہ اسے واپس زمین میں لوٹایا جائے اگر بر وقت یہ خوراک وافر مقدار میں مہیا نہ کی جائے تو پودے کمزور اور بیمار پڑ جاتے ہیں اور نتیجۃً پیداوار میں کمی ہو جاتی ہے۔ کاشتکار حضرات اپنی زمینوں میں دیسی کھاد ڈالتے آئے ہیں تاکہ یہ کمی پوری ہو جائے۔ دیسی یا قدرتی کھاد درختوں کے پتوں اور جانوروں کے گوبر وغیرہ سے بنتی ہے یہ چیزیں اگر زمین میں ڈال دی جائیں تو اس کی زرخیزی میں اضافہ ہوتا ہے مگر چونکہ دیسی کھاد اتنی مقدار میں حاصل نہیں ہو سکتی کہ ہر سال وسیع پیمانہ پر استعمال کی جا سکے اور ہمارے ملک میں اس کھاد کی جتنی مقدار حاصل ہوتی ہے وہ مشکل سے صرف ۲۰ لاکھ ایکڑ زمین کے لئے کافی ہو سکتی ہے لہٰذا طبعاً ایسے مرکبات کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے یعنی نائٹروجن فاسفورس اور پوٹاشیم۔ یہ مرکبات زمین میں مناسب مقدار میں ڈال دیئے جاتے ہیں تو زمین پھر پودوں کی ضرورت کے مطابق خوراک بہم پہنچانے کے قابل ہو جاتی ہے ان مرکبات کو مصنوعی، ولایتی یا کیمیاوی کھاد کہتے ہیں۔

تجربوں سے معلوم کیا جا چکا ہے کہ میدانی علاقوں میں زیادہ تر نائٹروجن کی کمی ہے اور پہاڑی علاقوں میں فاسفورس پائی جاتی ہے لیکن نائٹروجن کے ساتھ اگر تھوڑی مقدار فاسفورس کی بھی ڈال دی جائے تو اس سے اچھے نتائج برآمد ہوتے ہیں اسی طرح فاسفورس کے ساتھ نائٹروجن کا استعمال بھی کیا جاتا ہے ان دونوں کو ملا کر ڈالنے کی ضرورت اس لئے پڑتی ہے کہ اگرچہ میدانی علاقوں میں فاسفورس زمین میں کثرت کے ساتھ پائی جاتی ہے مگر ہر سال پودے اس فاسفورس کو کم کرتے چلے جاتے ہیں اس لئے کچھ عرصہ بعد یہ ذخیرہ کم ہو جاتا ہے لہٰذا۔ اگر نائٹروجن کے ساتھ معمولی مقدار فاسفورس کی ڈال دی جائے تو زمین مکمل طور پر زرخیز اور قابل کاشت ہو جاتی ہے چنانچہ آج کل ایسی مصنوعی یا کیمیاوی کھادیں تیار ہو گئی ہیں جن میں قدرتی کھاد کی طرح تمام اجزاء موجود رہتے ہیں بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ زمین میں کھاد ڈالنے سے پہلے سال تو پیداوار میں نمایاں اضافہ ہوتا ہے لیکن دوسرے اور پھر تیسرے سال اس نسبت سے اضافہ نہیں ہوتا اگر دوسرے یا تیسرے سال کھیت میں کھاد نہ ڈالی جائے تو عیاں ہے کہ پہلے سال کی نسبت سے اضافہ نہیں ہوتا اگر دوسرے یا تیسرے سال کی نسبت فصل کو کم خوراک مہیا ہو گی لہٰذا پیداوار قدرے کم ہو جائے گی لیکن پھر بھی یہ پیداوار بغیر کھاد والی زمین کی پیداوار سے کہیں زیادہ ہو گی تجربات سے یہ بات ثابت ہے کہ کیمیاوی کھاد سے پیداوار میں نمایاں اضافہ ہوتا ہے اس کا اثر بہت تیز ہے اور اس کا استعمال اقتصادی طور پر فائدہ مند ہے۔

کھاد کی چند اقسام

۱۔ امونیم سلفیٹ:۔ اس میں نائٹروجن کی مقدار ۲۱ فی صد ہوتی ہے یہ سالانہ پچاس ہزار ٹن کھاد تیار ہوتی ہے اس کھاد کی ایک بوری کا وزن ۱۱۲ پونڈ (۵۶ سیر تقریباً ہے)

۲۔ امونیم سلفیٹ نائٹریٹ:۔ نائٹروجن کی مقدار تقریباً ۲۶ فیصد ہے یہ ہر سال ستر ہزار ٹن کھاد تیار ہوتی ہے بوری کا وزن ۵۔۹۲ پونڈ (تقریباً ۴۶ سیر ہے)

۳۔ یوریا:۔ نائٹروجن کی مقدار ۴۶ فیصد ہوتی ہے سالانہ پیداوار چالیس ہزار ٹن ہے ایک بوری کا وزن ۵۰ پونڈ (تقریباً ۲۵ سیر ہے)

۴۔ سپر فاسفیٹ:۔ فاسفورک ایسڈ کی مقدار تقریباً ۱۶ فیصد ہے سالانہ ۱۵ ہزار ٹن تیار ہوتی ہے ایک بوری میں ۱۱۲ پونڈ تقریباً ۵۶ سیر) کھاد ہوتی ہے۔

چند ضروری ہدایات

۱۔ مصنوعی کھاد ڈالنے سے پیشتر اسے ۲، ۳ گنا مٹی یا گلی سڑی کھاد کے ساتھ ملالیں تاکہ کھیت میں اچھی طرح تقسیم ہو سکے۔ (۲) حتی الامکان کیمیاوی کھاد پودوں کے پتوں اور تنوں پر نہ ٹھہرنے پائے (۳) مصنوعی کھاد کے ڈالنے کے فوراً بعد آبپاشی ضروری ہے ورنہ کھاد نقصان کا باعث ہو سکتی ہے (۴) اس وقت تک مصنوعی کھاد کا چھینٹا نہ دیں جب تک بارش یا اوس کی وجہ سے پتوں پر نمی رہے (۵) کھاد بجائی سے پہلے ڈالی ہو تو ۲ سے ۴ انچ گہرائی پر ڈالنے سے مفید نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ (۶) جن زمینوں میں نمکیات یعنی کلر وغیرہ زیادہ ہوں یا آبپاشی کے ذرائع غیر یقینی ہوں ایسی زمینوں میں کیمیاوی کھاد استعمال نہیں کرنی چاہیئے۔ (۷) خیال رہے کہ ہر فصل کے لئے مخصوص کھاد موزوں وقت پر ہی مفید ہو گی (۸) اگر کھاد مندرجہ بالا طریق پر ڈالنا مقصود ہو تو پور ہل استعمال کریں۔

(ہارون الرشید ڈسٹرکٹ منیجر ادویات سپلائی کارپوریشن لائل پور)

ایک مخلص نوجوان کی المناک وفات

مورخہ ۱۰ جون ۱۹۶۳ء کو ہمارے ایک ہونہار اور سعید نوجوان اے کے ایم شہید اللہ صاحب بجلی کا کرنٹ لگنے سے اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

شہید اللہ صاحب مرحوم نہ صرف اپنے خاندان بلکہ اپنے علاقہ میں بھی اکیلے احمدی تھے نہایت مخلص اور سلجھے ہوئے نوجوان تھے۔ سال رواں میں مجلس خدام الاحمدیہ ڈھاکہ کے معتمد کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ بیک وقت دو اعلیٰ امتحان دے رہے تھے۔ ایل ایل بی کا امتحان ہو چکا تھا۔ اور ایم اے کی تیاری کر رہے تھے۔ اقبال ہال ہوسٹل میں رہائش تھی۔ کل صبح جب وہ اکیلے ہی کمرہ میں تھے۔ اور دروازہ بند تھا۔ کسی غرض سے الیکٹرک سٹوو جلانا چاہا کہ کرنٹ لگ گیا۔ ساتھ کے کمرہ والوں نے چیخ کی آواز سنی۔ لیکن کوئی اہمیت نہ دی۔ بعد میں جب ان کا دوسرا ساتھی باہر سے آیا اور کھٹکھٹانے پر دروازہ کھلتا نہ پاکر سوراخ میں سے اندر جھانکا تو شہید اللہ صاحب کو گرے ہوئے پایا۔ دروازہ کھولا گیا تو روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی

ع بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحوم باوجود خاندان کی مخالفت کے احمدیت پر نہایت مستقل مزاجی کے قائم تھے۔ ہوسٹل کے طلباء کو ان کی قبولیت احمدیت کا اچھی طرح علم نہ تھا اور اسی طرح ان کے بڑے بھائی بھی جو یونیورسٹی میں لیکچرار ہیں۔ اس امر سے بخوبی واقف تھے۔ لیکن اس کے باوجود بھی مرحوم کا جنازہ پڑھنے کی اجازت نہ دی گئی۔ ناچار مرحوم کی نماز جنازہ غائب مسجد میں ادا کی گئی تھی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور درجات بلند کرے۔ آمین

(لطیف احمد طاہر۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع ڈھاکہ)

تعلیم الاسلام ہائر سکنڈری سکول گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ)

میں ایک بی اے۔ بی۔ ٹی کی ضرورت

اس وقت تعلیم الاسلام ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ) میں ۹ تا ۸ اور XI تا X کو انگریزی۔ اور حساب پڑھانے کے لئے ایک بی۔ اے۔ بی۔ ٹی استاد کی فوری ضرورت ہے۔ اگر کوئی دوست صرف گریجوایٹ ہوں۔ اور ان دونوں مضامین کو پڑھانے کا اچھا تجربہ حاصل ہو۔ تو وہ درخواست دے سکتے ہیں۔ تقرری موسمی تعطیلات کے فوراً بعد ہوگی۔

ملازمت کے قواعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے قواعد کے مطابق ہوں گے۔ تقرری فی الحال عارضی ہوگا۔ درخواستیں جلد خاکسار کے نام بھیجیں۔

(عبد السلام اختر ایم اے پرنسپل)

تعمیر مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) میں حصہ لینے والوں کیلئے

خوشخبری

سیدنا حضرت اقدس فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خدمت بابرکت میں ماہ ہجرت ۱۳۴۲ھش (مئی ۱۹۶۳ء) میں تعمیر مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کے لئے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے برائے دعا پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے جملہ افراد کو زیادہ سے زیادہ قربانی کی توفیق بخشے اور برکت دے۔"

جملہ احباب جماعت تعمیر مسجد احمدیہ زیورک سوئٹزرلینڈ کے صدقہ جاریہ میں دل کھول کر حصہ لیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص دعائیں حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

احباب جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ سرحد کے اطلاع کیلئے

احباب یہ سن کر خوش ہوں گے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب کشتی نوح کا خلاصہ موسومہ "ہماری تعلیم" مرتبہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا پشتو ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ جو یہاں سے پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے سابق صوبہ سرحد کی خدمت میں بھیجا جا رہا ہے فی الحال ہم اپنے اندازے سے یہ کاپیاں بھیج رہے ہیں۔ مگر ضرورت کے لحاظ سے جس جماعت کو اور کاپیوں کی ضرورت ہو یا جو احباب تقسیم کی غرض سے اور کاپیاں چاہتے ہوں وہ مکرم مولانا چراغ دین صاحب مربی مسجد احمدیہ جہانگیر پورہ پشاور شہر سے خط و کتابت کریں۔ اس کتاب میں اگرچہ اصل خطاب تو جماعت احمدیہ سے ہے مگر جیسا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے اس خلاصہ کے ابتدائی نوٹ میں وضاحت فرمائی ہے۔ ضمناً کئی معقول میں دوسرے مسلمانوں کو بھی مخاطب کیا گیا ہے۔ اس خلاصہ کا پشتو ترجمہ یوسف زئی سلیس پشتو میں ہے۔ جو خاکسار کی مادری زبان ہے۔ تاہم اگر ترجمہ میں کچھ خامی نظر آئے۔ تو درگزر سے کام لیتے ہوئے خاکسار کو اس سے مطلع فرمایا جاوے۔ تاکہ آئندہ اشاعت میں ازالہ کیا جا سکے۔

یہاں یہ عرض کر دینا مناسب ہوگا کہ اگرچہ محترم حضرت قاضی محمد یوسف صاحب رضی اللہ عنہ نے سلسلہ کی تعلیم اور مسائل پر بہت زیادہ لٹریچر پشتو زبان میں شائع فرمایا ہے۔ جس سے بے شمار لوگوں نے فائدہ اٹھا کر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کا شرف حاصل کیا اور جس کا ثواب قیامت تک حضرت قاضی صاحب کو پہنچتا رہے گا۔ مگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصل کلام مبارک کا یہ پہلا پشتو ترجمہ ہے جو احباب کے سامنے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد کے ارشاد کی تعمیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ پس احباب خود بھی فائدہ اٹھائیں اور اپنے اعزاز جماعت دوستوں تک پہنچا کر اس مبارک تعلیم سے ان کو روشناس کرائیں۔ جس غرض کے لئے یہ ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور ہمیں اپنے رحم و کرم سے نوازے۔ آمین۔

خاکسار شمس الدین۔ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع پشاور
مکان ۱۰۸۶ محلہ جوگن شاہ ڈھکی۔ شہر پشاور

تعمیر مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کیلئے زیورات کی پیشکش

احمدی مستورات کیلئے نیک نمونے

ہمارے محسن اعظم سیدنا حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں دین اسلام کی حفاظت کیلئے ایک مرتبہ مستورات نے اپنے محبوب آقا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلعم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دیئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانی کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ جس کی متعدد مثالیں اخبار الفضل میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) جو "یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام کا ایک ضروری حصہ ہے" کی تعمیر کے لئے حسب ذیل بہنوں نے اپنے زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے انہیں اور ان کے خاندانوں کو بہترین جزا سے نوازے۔ آمین۔

۱۔ محترمہ مختار بیگم صاحبہ بنت چوہدری شریف الدین صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ انگوٹھی طلائی ایک عدد ۳/۴/۳
۲۔ محترمہ والدہ صاحبہ شیخ خادم حسین صاحب ۱۲/۳ جہانگیر روڈ کراچی۔ ڈنڈی جھمکی طلائی دو عدد ۱۸۵/۸۱
۳۔ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ بنت چوہدری نور محمد صاحب مظفر گڑھ چین واچ طلائی ۶۵/۰
۴۔ محترمہ وزیر بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر محمد عالی صاحب محلہ دار البرکات ربوہ طلائی چوڑیاں ۲ انگوٹھی ۵۔ ۴/۴/۶
۵۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک ممتاز احمد صاحب ابجگہ ضلع سرگودھا توڑے چاندی ایک جوڑی ۳۴/۶۰
۶۔ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت مرزا احمد یعقوب صاحب واقف زندگی تحریک جدید ربوہ انگوٹھی طلائی ڈیڑھ تولہ ۳۰/۰

ان مخلص بہنوں کی دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے قارئین حضرات سے دعا کی درخواست ہے ہماری دیگر بہنیں ان نیک نمونوں سے استفادہ فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں!

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

نمبر ۱۷۰۴۸:۔ میں سعیدہ رفیق زوجہ چوہدری رفیق احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۲ K ہوٹل گارڈن نیو ٹاؤن پوسٹ آفس کراچی نمبر ۵ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ مارچ ۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ/۱۵۰۰ روپے ہے میرا زیور بتفصیل ذیل ہے کانٹے طلائی ایک جوڑا وزن ۱/۲ ۱ تولہ نکلس طلائی ایک عدد وزن ۳ تولے انگوٹھیاں طلائی ۲ عدد وزن ۱/۲ تولہ چوڑیاں طلائی دو عدد وزن ۳/۴ ۱ تولے گلوبند طلائی ایک عدد وزن ۲ تولے بالیاں طلائی ۲ عدد وزن ۴ ماشے جملہ وزن ۸ تولے ۱۰ ماشے قیمت -/۹۷۰ روپے ہے۔

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کر لوں یا میری کوئی آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۱۰ مارچ ۱۹۶۳ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامتہ۔ سعیدہ رفیق

گواہ شد۔ رفیق احمد خاوند موصیہ

گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۷۰۴۹:۔ میں محمد صدیق ولد چوہدری عبدالکریم صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۵۰/۱ اقبال کالونی کراچی نمبر ۴ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ فروری ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۲۵۰ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۸ فروری ۱۹۶۳ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد محمد صدیق۔

گواہ:۔ محمد صادق سابق مبلغ سماٹرا سنگاپور حال کراچی

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۷۰۵۰:۔ میں منورہ بیگم زوجہ چوہدری حسن دین صاحب دکاندار قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ جنوری ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۳۰۰ روپیہ جو بذمہ خاوند ہے زیور طلائی کانٹے ایک جوڑی طلائی وزن ایک وزن ایک تولہ مالیتی -/۱۲۲ روپے کل میزان بمعہ مہر -/۴۲۲ روپے ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں ہے اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کر لوں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ فقط

راقم الحروف فضل الرحمٰن انسپکٹر تحریک جدید

الامتہ منورہ بقلم خود زوجہ حسن دین

دکاندار غلہ منڈی ربوہ

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا دفتر وصیت ربوہ

گواہ شد:۔ فضل الرحمٰن انسپکٹر تحریک جدید ربوہ۔

مسل نمبر ۱۷۰۵۱:۔ میں صادقہ رمضان بنت صوفی رمضان علی صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ فروری ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں منقولہ جائداد اس وقت بصورت نقدی -/۱۴۰ روپے ہے اس کے علاوہ مجھے محکمہ تعلیم کی طرف سے -/۲۰ روپے ماہوار تعلیمی وظیفہ ملتا ہے میں مذکورہ بالا نقد رقم اور -/۲۰ روپے ماہوار کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر میری آمد میں اضافہ ہوا نیز میں نے کوئی جائداد پیدا کی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اسی طرح بعد وفات میرے ترکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ حقدار ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ صادقہ رمضان

گواہ شد رمضان علی صدر دارالصدر شرقی ربوہ

گواہ شد:۔ محمد دین۔ سیکرٹری وصایا دارالصدر شرقی۔ ربوہ

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

• کراچی ۲۱ر جون - صدر ایوب نے بیرونی خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے قوم کو متحد ہونے کی تلقین کی ہے۔ صدر ایوب کل کنٹونمنٹ ریلوے سٹیشن پر کنونشن مسلم لیگ کے ناظم اعلیٰ چوہدری خلیق الزمان کے سپاسنامے کا جواب دے رہے تھے ریلوے سٹیشن پر صدر کا شاندار استقبال کیا گیا اور کنونشن مسلم لیگ کے کارکنوں نے صدر ایوب کو ہار پہنائے۔ صدر نے کہا کہ آج کل صرف وہ سیاسی جماعتیں کامیاب ہو سکتی ہیں۔ جن کی جڑیں عوام میں پیوستہ ہوں جو اچھی طرح سے منظم کی گئی ہوں اور جو ملک کے استحکام اور عوام کی فلاح وبہبود کے لئے کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ مارشل لاء کی حکومت کے پیش نظر بھی یہی مقصد تھا اور موجودہ حکومت بھی اسی پالیسی پر گامزن ہے صدر ایوب نے کہا کہ ہم میں بحیثیت قوم تمام صلاحیتیں موجود ہیں۔ صرف کمی یہ تھی کہ ہمیں صحیح قیادت میسر نہیں آ سکی۔ قوم کی رہنمائی کا بارگراں سنبھالنے کے بعد میں نے قوم کو صحیح راستے پر لانے کی کوشش کی ہے اور میری خدا سے دعا ہے کہ وہ مجھے صحیح معنوں میں قوم کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

• لاہور ۲۱ر جون - مغربی پاکستان کے شمالی اضلاع میں کل سہ پہر شدید آندھی آئی جس سے جہلم سے لاہور تک گرانڈ ٹرنک روڈ پر سینکڑوں درخت اور کھمبے اکھڑ کر گر گئے محکمہ موسمیات کی اطلاع کے مطابق آندھی کی رفتار تیس میل فی گھنٹہ تھی۔ گرانڈ ٹرنک روڈ پر درخت اور کھمبے گر جانے کی وجہ سے متعدد مقامات پر آمد ورفت میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ لاہور میں ساڑھے چار بجے اچانک خوفناک سرخ آندھی آئی اور پورا شہر گرد و غبار سے اٹ گیا۔ تقریباً پندرہ منٹ تک طوفان کی وجہ سے کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ طوفان گذر جانے کے بعد بھی تیز ہوا کے جھکڑ چلتے رہے

• راولپنڈی ۲۱ر جون وزیر خزانہ جناب محمد شعیب نے کل قومی اسمبلی میں بجٹ پر ساتھ روزہ عام بحث کا جواب دیتے ہوئے مشرقی پاکستان میں حالیہ طوفان کی تباہ کاریوں کا مکمل نقشہ پیش کیا اور طوفان زدگان کے امدادی کام کی تفصیل بیان کی۔ انہوں نے بتایا کہ طوفان زدگان کی امداد پر دس کروڑ روپے صرف کئے جائیں گے۔

وزیر خزانہ نے طوفان سے ہونے والے جانی ومالی نقصانات کے اعداد وشمار پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس سے ۱۲۰ ہزار مربع میل کا علاقہ جو تیس لاکھ نفوس کی آبادی پر مشتمل ہے۔ متاثر ہوا۔ سات ہزار افراد ہلاک ہو گئے اور مزید چار ہزار لاپتہ ہیں۔ ۲۵ ہزار مویشی سیلاب میں بہہ گئے۔ تین لاکھ جھونپڑے بالکل تباہ ہو گئے اور دس لاکھ جھونپڑوں ایک ہزار پرائمری سکول کی عمارتوں اور چھ کالجوں کی عمارتوں کو جزوی نقصان پہنچا۔ بلدیاتی اداروں کی ۱۶۰ ڈسپنسریاں آٹھ سو ٹیوب ویل اور سو پشتوں کو نقصان پہنچا۔ ان کے علاوہ چاٹگام کی بندرگاہ ذرائع مواصلات اور اجناس گوداموں کو بھی نقصان پہنچا۔

• دہلی ۲۱ر جون - مغربی جرمنی کے ماہرین بھارت کے لئے دنیا کے سب سے زیادہ تیز رفتار اور جدید ترین جٹ طیارے تیار کر رہے ہیں۔ یہ ماہرین بنگلور کی فیکٹری میں کام کر رہے ہیں۔ پروفیسر کرٹ ٹانک اس سارے کام کے نگران ہیں۔ بھارت کو جٹ طیاروں کی تیاری کے لئے ماہرین مہیا کرنے میں مغربی جرمنی کے ان ماہرین نے مدد دی ہے جو عرب جمہوریہ میں پروفیسر برانڈ کی سرکردگی میں کام کر رہے ہیں۔ پروفیسر برانڈ اور ان کے ساتھی جٹ طیاروں کے انجن بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور اسی طرح کے انجن جرمن ماہرین بھارت میں تیار کریں گے۔ جٹ طیاروں کے ڈھانچے بنانے کا کارخانہ پہلے ہی سے بھارت کے شہر بنگلور میں کام کر رہا ہے۔

• واشنگٹن۔ عراق کی حکومت نے الزام لگایا ہے کہ غیر ملکی طاقتیں کرد باغیوں کو اسلحہ فراہم کر رہی ہیں۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے ایک بیان میں کہا کہ کردستان اور عراق کی حکومت کے درمیان کوئی جنگ جاری نہیں۔ بلکہ یہ عراق کا خالص معاملہ ہے اور سرکاری فوجیں کردوں کے قبیلہ برزانی کی سرکوبی کر رہی ہیں جو ایک عرصہ سے تخریبی سرگرمیوں اغوا اور لوٹ مار جیسی وطن دشمن کارروائیوں میں مصروف تھا۔ مصطفیٰ برزانی غیر ملکی امداد کی وجہ سے حکومت کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ روس انہیں اسلحہ فراہم کر رہا ہے اور سابق وزیر اعظم جنرل قاسم کے زمانہ میں عراقی فوجوں کو جو روس سے اسلحہ بھیجا گیا تھا۔ وہی مصطفیٰ برزانی کے قبیلے کے پاس موجود ہے۔

• مین سنگھ ۲۱ر جون - ضلع میں خوراک کی قلت پر قابو پانے کے لئے مؤثر اقدامات اختیار کئے جا رہے ہیں۔ جس میں بہتر بیجوں کی سپلائی جدید آلات، کاشتکاری کی فراہمی شامل ہے۔ اس مقصد کے لئے ضلع بھر میں ایک سو پچپن پمپ فراہم کئے گئے تھے جو بڑی خوبی سے کام کر رہے ہیں۔ خوراک کی پیداوار میں اضافہ کے لئے اچھا شگی کی ایک سو چالیس چھوٹی سکیمیں تیار کی گئی ہیں۔ جن سے سالانہ ۲ ہزار ایکڑ رقبہ سیراب کیا جا رہا ہے۔

• جارج ٹاؤن۔ برطانوی گی آنا کے وزیر اعظم ڈاکٹر جیگن کے حامیوں اور نیگرو کاشتکاروں کے درمیان زبردست تصادم میں تقریباً چھ افراد زخمی ہو گئے یہ تصادم دارالحکومت جارج ٹاؤن سے ۶۰ میل جنوب مشرق میں ہوا جہاں گنے کے کاشتکاروں ایسٹ انڈین ایک سیاسی جلسہ منعقد کر نا چاہتے تھے اس قسم کا تصادم دیگر دیہی علاقوں میں بھی ہوا ہے لیکن مواصلات اور آمد ورفت کا انتظام معطل ہونے کی وجہ سے تفاصیل معلوم نہیں ہو سکیں۔

• واشنگٹن ۲۱ جون امریکہ کے دفتر خارجہ نے انکشاف کیا ہے کہ اس وقت بھی کیوبا میں روس کی پندرہ ہزار سے زیادہ فوج موجود ہے جو انتہائی مہلک ہتھیاروں سے مسلح ہے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے مہلک ہتھیاروں کی وضاحت نہیں کی لیکن باور کیا جاتا ہے کہ ان کا اشارہ ایٹمی ہتھیاروں کی طرف تھا انہوں نے بتایا کہ پچھلے اکتوبر میں جب امریکہ نے روس کو کیوبا سے اپنے ایٹمی میزائل ہٹانے کا الٹی میٹم دیا تھا اس وقت کیوبا میں روسی فوج کی تعداد بیس ہزار کے لگ بھگ تھی اس کے بعد بمشکل پانچ ہزار روسی فوج کیوبا سے واپس گئی ہے ترجمان امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک کے اس حالیہ بیان پر توجہ مبذول کرائی کہ کیوبا میں جس قدر روسی فوج باقی رہ گئی ہے اسے بھی امریکہ اپنی سلامتی کے لئے خطرہ سمجھتا ہے انہوں نے کہا حکومت روس سے یہ مطالبہ کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے کہ وہ کیوبا سے اپنی تمام افواج واپس بلالے۔

• واشنگٹن۔ صدر کینیڈی آئندہ ہفتہ کے دن سے یورپ کا دس روزہ دورہ شروع کریں گے وہ آغاز کو فاقی جمہوریہ جرمنی پہنچیں گے صدر کینیڈی کے دورہ کا پروگرام منگل کے دن وائٹ ہاؤس سے جاری کیا گیا وہ ۲۳ سے ۲۶ جون تک آئرلینڈ ۲۹، ۳۰ جون تک انگلینڈ اور یکم جولائی سے ۲ جولائی تک اٹلی کا دورہ کریں گے بون میں صدر کینیڈی ایک پریس کانفرنس بلائیں گے جو ٹیلیویژن پر پیش کی جائے گی وہ چانسلر ایڈینائر وائس چانسلر ارہارڈ اور دیگر سیاسی لیڈروں سے ملاقات کریں گے مغربی برلن میں صدر کینیڈی برلن کی آزاد یونیورسٹی سے خطاب کریں گے اور برلن کی دیوار دیکھیں گے۔ آئرلینڈ میں وہ کینیڈی خاندان کی پرانی یادگاریں دیکھیں گے۔

• نیویارک۔ امریکہ میں بے روزگاری کا مسئلہ روز بروز شدید سے شدید تر ہوتا جا رہا ہے اور تازہ ترین اعداد وشمار کے مطابق تقریباً ۶ فیصد مزدور بے کار ہیں اس امر کا انکشاف امریکہ کے مقتدر تجارتی اخبار "فنانشل ٹائمز" نے کیا ہے اخبار نے بتایا ہے کہ بیروزگاری کی شرح تقریباً ۱۸ فیصد ہے اس وقت صورت حال یہ ہے کہ جو طلبا سکول سے تعلیم ختم کر کے نکلتے ہیں ان کی ایک نہایت قلیل تعداد کو روزگار ملتا ہے اور باقی تلاش روزگار میں دربدر دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔

• جاپان کی خلائی سرگرمیوں کی کونسل جو حکومت کا ایک مشاورتی ادارہ ہے بہت جلد سفارش کرے گی کہ جاپان کا بنا ہوا ایک مصنوعی سیارہ آئندہ ۵ سال چھوڑ دیا جائے اس سیارے کو چھوڑنے کے لئے امریکی راکٹ استعمال کیا جائے گا۔

• لاہور ۲۱ر جون - صوبائی اسمبلی کے دوران سید غلام عباس بخاری نے اسمبلی کے اجلاس میں ریس کے جوئے کی ممانعت کا حکم جاری کرنے کا مطالبہ کیا انہوں نے کہا کہ ریس کا یہ جوا اسلام کے منافی اور ایک سماجی لعنت ہے۔

درخواست دعا

میرے بچے مختلف بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں اور بہت کمزور ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام درویشان قادیان اور سب احمدی بہن بھائیوں کی خدمت میں التجا ہے کہ میرے بچوں کی مکمل صحت یابی خادم دین ہونے اور لمبی عمر پانے کے لئے دعا کریں نیز میرے بہن بھائیوں نے مختلف امتحان دیئے ہوئے ہیں ان کی نمایاں کامیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے (بلقیس اختر)

نوٹ: آپ نے دو مستحقین کے نام سال بھر کیلئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (منیجر الفضل)

ڈاخلہ نمبر ۵۲۵۵

جلد ۵۲/۱۷ | ۲۲ احسان ۱۳۴۲ ہش ۲۹ محرم ۱۳۸۳ھ ۲۲ جون ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۴۶

ایک مبارک تحریک

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان

ہر درد مند دل رکھنے والا مخلص احمدی اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور اسلام کے غلبہ کے لئے شب و روز دعائیں کرتا ہے۔ کیونکہ اسلام کو عالم بے کسی و بے بسی میں دیکھ کر اس کا دل کڑھتا ہے اور وہ خون کے آنسو روتا ہے۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ اسلام کو پھر سے دنیا میں غالب کرنا۔ اس مقصد عظیم کو قریب تر لانے اور اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی فتح کی بشارتوں کو جلد تر پوری ہوتے دیکھنے کے لئے حضرت رسول اکرم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت کے ساتھ درود بھیجنا بہت ضروری اور مفید ہے۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور دوبارہ غلبہ کے ساتھ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود کا گہرا تعلق ہے اور حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے بھی ہر مخلص احمدی دعائیں کر رہا ہے مگر ان دعاؤں کو باقاعدگی کے ساتھ جاری رکھنے کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ مخلصین جماعت میں سے کم از کم تین ہزار دوست یہ عہد کریں کہ وہ اسلام کے غلبہ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی کی دعاؤں اور بالالتزام نماز تہجد کے ساتھ انشاء اللہ مسلسل نوّے دن تک تین سو مرتبہ روزانہ درود شریف پڑھتے رہیں گے۔

علاقائی امراء سے درخواست ہے کہ وہ اس بابرکت تحریک میں شمولیت کے لئے اجتماعی طور پر اور فرداً فرداً مخلصین جماعت کو تحریک فرمائیں اور ان احباب کے اسماء گرامی سے دفتر صدر، صدر انجمن احمدیہ کو جلد مطلع فرمائیں جو اس مبارک تحریک میں حصہ لینے کا عہد کریں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

قادیان اور ربوہ کے دوستوں کو اس تحریک میں بالخصوص کثرت سے شامل ہونا چاہیئے۔

خاکسار۔ مرزا ناصر احمد صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۱ جون بوقت ۷ ۱/۲ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللھم آمین

صاحبزادی سیدہ طلعت صاحبہ سلمہا کی حالت بدستور تشویشناک ہے

احباب خصوصی دعائیں جاری رکھیں

لاہور ۲۱ جون۔ صاحبزادی سیدہ طلعت صاحبہ سلمہا کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ اطلاع یہ ہے کہ "حالت تاحال بہت تشویشناک ہے ابھی تک کوئی فرق نہیں پڑا ہے۔"

احباب جماعت پوری توجہ اور درد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل و رحم سے صاحبزادی موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین اللھم آمین

ضروری اعلان

اصلاح و ارشاد کے کام کے لئے ایسے مخلصین کی فوری ضرورت ہے جو اس کام کے لئے اپنے آپ کو کم و بیش تین ماہ کے لئے آنریری طور پر وقف کریں۔ ایسے واقفین تحریری اطلاع بتوسط و تصدیق صدر یا امیر صاحب جلد از جلد نظارت ہذا میں بھجوائیں تاکہ انہیں کام پر متعین کیا جا سکے۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

ایک ضروری تحریک

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

فضل عمر ہسپتال آپ کا اپنا قومی ادارہ ہے جو بیماروں کی طبی خدمت کا کام بلا لحاظ مذہب و ملت کر رہا ہے اس کی عمارت کا کچھ حصہ زیر تعمیر ہے جس کے لئے قریباً پچیس بیس ہزار روپے کی رقم فوری طور پر درکار ہے احباب اس کار خیر کے لئے عطایا دے کر عنداللہ ماجور ہوں بالخصوص ان ایام میں ہمارے زمیندار احباب کے لئے حصول ثواب کا بہت عمدہ موقعہ ہے وہ اس طرف توجہ دے کر بیماروں کی طبی خدمت میں حصہ دار بن سکتے ہیں۔

(خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد)
چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۱ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

پیشاب کی نالی میں بہت سوزش ہے اور طبیعت میں بہت گھبراہٹ ہے تاحال کوئی افاقہ نہیں۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah
مورخہ ۲۲ جون ۶۳ء

یسوع مسیح کا پہاڑی وعظ

اناجیل میں یسوع مسیح اور آپ کے حواریوں کا جو ذکر آتا ہے ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس سے ثابت نہیں ہوتا ہے کہ ان کی زندگی عوام کے لئے اسوۂ حسنہ تھی۔ یسوع مسیح کا پہاڑی وعظ بہت مشہور ہے اس میں جو تعلیم دی گئی ہے بظاہر واقعی بڑی شاندار نظر آتی ہے اور عیسائی عموماً اس کو بطور ایک شاہکار کے پیش کرتے ہیں تاہم اناجیل میں یسوع مسیح اور آپ کے حواریوں کی عملی زندگی جو پیش کی گئی ہے وہ پہاڑی وعظ کا عملی نمونہ پیش نہیں کرتی۔

پہاڑی وعظ کی تعلیم جیسا کہ ہم نے کہا ہے بڑی شاندار نظر آتی ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو اس میں عملی زندگی کی رہنمائی کے لئے بہت کم مواد ملتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شاعرانہ جذبات کا ایک سیلاب ہے جو انسانی اخلاق کے متعلق بہہ رہا ہے مگر اس کا ہر فقرہ ایسا ہے کہ جس سے فطرت انسانی کی نفی کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو جذبات انسان میں رکھے ہیں ان کے جائز استعمال کا طریق نہیں بتایا گیا بلکہ ان کو فنا کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

یسوع مسیح نے اپنے اس وعظ میں کہا ہے کہ

"یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔ پس جو کوئی ان چھوٹے سے چھوٹے حکموں میں سے بھی کسی کو توڑیگا اور یہی آدمیوں کو سکھائے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا کہلائیگا لیکن جو ان پر عمل کرے گا اور ان کی تعلیم دے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں بڑا کہلائے گا۔ کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر تمہاری راستبازی فقیہوں اور فریسیوں کی راستبازی سے زیادہ نہ ہو گی تو تم آسمان کی بادشاہی میں ہرگز داخل نہ ہوں گے۔" (متی ۵ باب ۱۷-۲۰)

ان فقرات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صرف موسوی شریعت کے احیاء کے لئے مبعوث ہوئے تھے مگر چونکہ فریسیوں اور یہودیوں نے شریعت کے صرف ظاہر کو لے لیا تھا اور اس کی روح کو چھوڑ بیٹھے تھے اس لئے آپ نے اپنے وعظ میں شریعت کے بعض اصولوں کی ایسی تشریح کر ڈالی جس سے آپ کی غرض یہودیوں کے جمودی طریق کو توڑنا تھا لیکن آپ نے اناجیل کے مطابق نہ تو خود کوئی عملی نمونہ پیش کیا اور نہ آپ کے حواریوں نے ایسا کیا اس لئے آپ کی مبالغہ آمیز تشریح کوئی حقیقی رہنمائی نہیں کر سکتی اور نہ عام اخلاقی قانون بن سکتی ہے مثلاً آپ نے اسی وعظ میں اسی جگہ فرمایا ہے:۔

"تم سن چکے ہو کہا گیا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے۔ اور اگر کوئی تجھ پر نالش کر کے تیرا کرتا لینا چاہے تو چوغہ بھی اسے لے لینے دے اور جو کوئی تجھے ایک کوس بیگار میں لے جائے اس کے ساتھ دو کوس چلا جا۔ جو کوئی تجھ سے مانگے اسے دے اور جو تجھ سے قرض چاہے اس سے منہ نہ موڑ۔" (متی ۵ باب ۳۸-۴۲)

یہ انتہائی قسم کی تعلیم یہودیوں کے کردار کے پیش نظر محض وقتی حیثیت سے تو شاید درست سمجھی جائے لیکن یہ کوئی ایسی تعلیم نہیں ہے جس کو ہمیشہ کے لئے اور ہر حالت میں زندگی کا اصول بنایا جائے۔ ہم مانتے ہیں کہ بعض حالات میں ایسا کردار واقعی مؤثر ہوتا ہے مگر اس تعلیم کی بنیاد پر ایک عام قانون نہیں بنایا جا سکتا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہم یسوع مسیح اور آپ کے حواریوں میں بھی اس تعلیم کے مطابق عمل نہیں دیکھتے۔

اناجیل اربعہ کے مطابق حواریوں کا تو یہ حال ہے کہ جب یہودی یسوع مسیح کو پکڑتے ہیں تو تمام حواری اس سے خوفزدہ ہو کر بھاگ جاتے ہیں کہ کہیں ان کو بھی نہ پکڑ لیا جائے۔ خود یسوع مسیح کا یہ حال ہے کہ ایک وقت جذبات کے ماتحت آپ نے اپنے حواریوں کو فرمایا کہ وہ تلواریں خریدیں۔ یہ درست ہے کہ جب آپ کو لوگ پکڑنے آئے اور آپ کے حواری پطرس نے ایک کا کان اڑا دیا تو آپ نے تلوار کے استعمال سے منع کیا تاہم اس سے یہ پتہ ضرور چلتا ہے کہ سراسر نرمی کی تعلیم عام انسانی فطرت کے منافی ہے اور محض یہودیوں کی ظالمانہ روش کے توڑ کے لئے یہ تلقین دی گئی تھی یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی بنا پر عوامی قانون بنایا جا سکتا ہے۔

اس کے خلاف مکمل تعلیم قرآن کریم میں ان الفاظ میں دی گئی ہے۔

وجزٰٓؤا سیئۃٍ سیئۃٌ
مثلھا فمن عفا واصلح
فاجرہٗ علی اللّٰہ انّہٗ
لا یحبّ الظّٰلمین۔
(شوریٰ ۴۱)

یعنی برائی کا بدلہ تو برابر کی برائی ہے لیکن اگر مظلوم معاف کر دے اور اس کی غرض ظالم کی اصلاح ہو تو اس کا اجر اس کو اللہ تعالیٰ سے مل جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

یسوع مسیح نے جو تعلیم دی تھی وہ تورات کے خلاف نہیں تھی مگر جس صورت میں اس کو پیش کیا گیا تھا وہ ضرور مبالغہ آمیز تھی اور بطور دوا کے تجویز ہوئی تھی اور جس طرح دوا عارضی استعمال کے لئے ہوتی ہے اس طرح یہ تعلیم بھی عارضی تھی۔ تورات کی تعلیم کے متعلق قرآن کریم میں سورہ مائدہ میں اس طرح حکم آتا ہے:۔

وکتبنا علیھم فیھا
ان النفس بالنفس
والعین بالعین والانف
بالانف والاذن بالاذن
والسن بالسن والجروح
قصاصٌ فمن تصدّق
بہٖ فھو کفّارۃٌ لہٗ۔

یعنی ہم نے تورات میں یہودیوں پر فرض کیا کہ نفس کے بدلے نفس آنکھ کے بدلے آنکھ کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بدلہ ہے پس جو بخش دے اسے تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے۔

تورات کی تعلیم میں بدلہ کا سیدھا سادھا اصول بیان کر دیا گیا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ اگر بدلہ نہ لے اور بخش دے تو یہ اس کے لئے کفارہ ہوگا۔ یہاں اصلاح کی حکمت کا کوئی ذکر نہیں جو قرآن کریم میں اسلامی تعلیم کے تعلق میں پیش کی گئی ہے تورات کے مطابق بدلہ کا قانون اصل ہے بخشنے سے صرف بخشنے والے کے لئے کفارہ کا ذکر ہے مگر قرآن کریم نے بدلے کی بنیاد اصلاح پر رکھی ہے اگر ظالم کی اصلاح بدلہ لینے سے ہوتی ہو تو بدلہ لینا چاہیئے اور برابر کی سزا دینی چاہیئے لیکن اگر معاف کر دینے سے اصلاح ہوتی ہو تو معاف کر دینا اچھا ہے۔ اس طرح اسلام بدلہ کے متعلق مکمل تعلیم پیش کرتا ہے۔ یسوع مسیح نے صرف بخش دینے پر زور دیا اس کی وجہ یہ تھی کہ یہودیوں کے کردار کی اصلاح ایسی ہی دوا سے ہو سکتی تھی مگر یہ کوئی پرحکمت قانون نہیں۔ پرحکمت مستقل قانون وہی ہے جو قرآن کریم نے پیش کیا ہے۔

الغرض یسوع مسیح کے پہاڑی وعظ کا ایک بہت بڑا حصہ انسانی فطرت کے مطابق نہیں ہے بلکہ محض بطور دوا کے پیش کیا گیا ہے جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ نہ یسوع مسیح اور نہ آپ کے حواریوں نے پہاڑی وعظ کے مطابق عملاً اسوہ پیش کیا جس سے عام خلق خدا کی عام روزانہ زندگی میں رہنمائی مطلوب ہوتی۔

ولادت

عزیزم محمود مصطفیٰ صاحب کاہلوں خورشید آباد ضلع لائلپور کو اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۸/۶/۶۳ پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب ٹیکس آفیسر ڈسٹرکٹ کونسل لائلپور کا پوتا اور مکرم چوہدری اعظم علی خاں صاحب آف بہلولپور ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صالح، خادم اسلام و احمدیت، دراز عمر اور متعلقین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ تاج الدین لائلپوری
(ناظم دارالقضاء) ربوہ

درخواست دعا

۱۔ میری اہلیہ ۸ ماہ سے لگاتار بیمار چلی آرہی ہیں کوئی دوائی کارگر نہیں ہوتی۔ قارئین الفضل میری اہلیہ کے لئے دعا کریں کہ اللہ کریم شفا دے۔ آمین۔
(منشی محمد حسین ڈرگ روڈ کراچی)

۲۔ میری خالہ جان محترمہ (اہلیہ خان میر خان صاحب) کو اب پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے احباب دعا فرماویں خداوند تم مکمل صحت عطا فرمائے۔
سید تنویر احمد ابن سید علی احمد صاحب مرحوم
محلہ دارالرحمت۔ ربوہ

حجِ بیت اللہ شریف و زیارتِ مدینہ منورہ کے

ایمان افروز کوائف

مکرم چوہدری مبارک علی صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن حیدرآباد

(۲)

عشاء کی نماز سے پہلے خاکسار اپنے معلم صالح عبدالصمد صاحب ساعاتی کے دفتر میں پہنچ گیا۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے چہرے سے میرا استقبال کیا۔ تو راستہ کی جتنی کوفت تھی وہ جاتی رہی۔ ماحول کی یکدم تبدیلی سے ایک اجنبیت محسوس ہو رہی تھی وہ بھی دور ہو گئی۔ خاکسار کی خواہش پر کھانے سے پہلے ہی خاکسار کو عمرہ کے لئے لے جایا گیا۔ چونکہ خانہ کعبہ کے اردگرد مسجد حرام کی بلڈنگ خانہ کعبہ سے اونچی ہے۔ اس لئے جب تک حرم کے اندر داخل نہ ہوں خانہ کعبہ دکھائی نہیں دیتا۔ مسنون اور مخصوص دعائیں کرتے ہوئے مجھے ہمارے معلم کے برادر نسبتی محمد ابراہیم صاحب بیت اللہ کی طرف لے جا رہے تھے عموماً بیت اللہ شریف کی زیارت کی طرف جاتے ہوئے یہ دعا کی جاتی ہے کہ

اللھم ان ھذا الحرم حرمك والبلد بلدك والامن امنك والعبد عبدك جئتك من بلاد بعيدة بذنوب كثيرة واعمال سيئة اسئلك مسئلة المضطرين اليك المشفقين من عذابك بمحض عفوك ان تدخلني في فسيح جنتك جنة النعيم۔

یعنی اے خدا یہ حرم تیرا حرم ہے اور یہ مبارک بستی تیری طرف منسوب ہے۔ اس میں امن صرف تیری وجہ سے ہے۔ اور یہ بندہ بھی صرف تیرا بندہ ہے جو کہ بہت دور سے اپنے گناہوں اور اعمال سیئہ کے ساتھ تیرے دربار میں حاضر ہوا ہے جس طرح ایک بے قرار اضطراری کی حالت میں کسی سے سوال کرتا ہے۔ اے میرے پیارے خدا تیرا یہ بندہ بھی تیرے عذاب اور ناراضگی سے ڈرتے ہوئے تیری رحمت اور بخشش کا طالب بن کر آیا ہے۔ محض اپنے عفو سے قبول فرما۔ اور اسے اپنی وسیع اور نعمتوں سے پر جنت میں داخل فرما۔ آمین

اب وہ محبوب اور مبارک گھر قریب آ رہا تھا جس کی زیارت کے لئے دن اور گھڑیاں گن گن کر کاٹی تھیں۔ یہ بالکل سچ اور حقیقت ہے کہ اس موقعہ پر انسان پر بیخودی کا عالم ہوتا ہے اور اپنی روح کو آستانہ الٰہی کے آگے جھکا ہوا پاتا ہے۔

خانہ کعبہ کے دروازہ کے سامنے ایک مکان کی شکل کا دروازہ ہے۔ جسے باب بنی شیبہ کہتے ہیں۔ اس میں داخل ہونے سے قبل دعا سے فارغ ہونے کے بعد

رب ادخلني مدخل صدق واخرجني مخرج صدق واجعل لي من لدنك سلطانا نصيرا۔

پڑھتے ہوئے حجر اسود کی طرف گئے۔ اور

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

پڑھتے ہوئے حجر اسود کا بوسہ لینے یا ہاتھ سے اشارہ کرنے کے بعد بسم اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد پڑھ کر طواف شروع کیا جاتا ہے طواف کعبہ کے لئے سات چکر لگائے جاتے ہیں۔ حجر اسود کو بوسہ دینے کے علاوہ رکن یمانی کو بھی ہاتھ لگانا مسنون ہے۔ پہلے اس طرف بھی بیت اللہ شریف کا ایک دروازہ ہوتا تھا جو اب بند کر دیا گیا ہے۔ سات چکروں میں عموماً جو دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ اس میں تقریباً ہر حالت کا نقشہ کھینچا ہے جو انسان پر وارد ہونی ممکن ہے۔ ہر چکر کے بعد دوسری دعا کے وقت انسان ایسا محسوس کرتا ہے کہ اس کی روح پہلے سے زیادہ گداز ہو گئی ہے۔ ان دعاؤں میں توحید باری تعالیٰ کے اقرار کے بعد اس کی حمد اور کبریائی اور اپنی بے بسی کا اظہار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان کا اقرار اور اس سے عفو وعافیت اور دائمی بخشش اور دین ودنیا اور آخرت کے لئے کامیابی کی دعائیں ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں تساہل اور بے بسی کا اقرار کرتے ہوئے ان الفاظ میں دعا کی جاتی ہے۔ یہ چھٹے چکر کی دعا ہے۔

اللھم ان لك علي حقوقا كثيرة فيما بيني وبينك وحقوقا كثيرة فيما بيني وبين خلقك اللھم ما كان لك منها فاغفره لي وما كان لخلقك فتحمله عني واغنني بحلالك عن حرامك وبطاعتك عن معصيتك وبفضلك عمن سواك يا واسع المغفرة

اے میرے اللہ۔ تیرے اور تیری مخلوق کے مجھ پر بہت ہی حقوق ہیں جن کی ادائیگی میں نہ صرف مجھ سے پہلے کوتاہی ہوتی ہے بلکہ اب بھی اپنی بے بسی کا اقرار کرتا ہوں۔ پس اے میرے پیارے اور مہربان آقا وہ حقوق جو تیری ذات کریم سے متعلق ہیں وہ تو اپنے فضل سے بخش دیجئے اور جو تیری مخلوق سے متعلق ہیں تو میری طرف سے اٹھا لے۔ اے میرے پیارے خدا۔ اے وسیع مغفرت والے آقا! اپنے فضل اور رحم کے ساتھ مجھے حرام کے مقابلہ پر حلال روزی سے اور اپنی نافرمانی اور گناہوں کے مقابلہ میں اپنی اطاعت اور خوشنودی کی زندگی عطا فرما کر اپنے علاوہ باقی تمام سے مستغنی کر دے۔ اس کے بعد ان پرکشش اور انسان کی روح کو پگھلا دینے والے الفاظ سے انسان طواف کرتے ہوئے اپنے خالق اپنے مالک اور محسن کو اس کے پیارے گھر کی عظمت کا واسطہ دیتے ہوئے فریاد کرتا ہے کہ

اللھم ان بيتك عظيم ووجهك كريم وانت يا الله حليم كريم عظيم تحب العفو فاعف عني

اے اللہ تیرا گھر بہت ہی عظمت والا ہے اور ساتھ ہی تو خود بھی کریم ہے۔ پس اے اللہ میرے پیارے اللہ تو حلیم و کریم و عظیم ہے اور اپنے بندے کی گستاخیوں اور زیادتیوں کو درگذر کرنے والا ہے۔ پس اس عاجز کو اپنی عفو کی چادر میں ڈھانپ لے ان سات دعاؤں میں سے ایک دعا بطور نمونہ درج کی گئی ہے تاکہ اس امر کا اندازہ ہو سکے کہ اس وقت انسان کی کیفیت کیسی ہوتی ہے۔ پھر ہر چکر میں رکن یمانی سے حجر اسود تک یہ دعا پڑھی جاتی ہے۔

ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار وادخل الجنة مع الابرار يا عزيز يا غفار يا رب العالمين۔

سات چکروں سے فارغ ہونے کے بعد باب ملتزم کے ساتھ چمٹ کر یہ دعا کی جاتی ہے کہ

اللھم اني عبدك وابن عبدك واقف تحت بابك ملتزم باعتابك متذلل بين يديك ارجو رحمتك واخشى عذابك يا قديم الاحسان۔

یعنی اے میرے خدا میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے تیرے آگے بڑی عاجزی سے تیری پناہ اور بخشش کے لئے کھڑا ہوں۔ اے میرے خدا میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں اور تیرے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اے قدیم الاحسان اس عاجز پر احسان فرما۔

یہ منظر بھی بڑا ہی عجیب ہوتا ہے۔ انسان اپنے محبوب کی طرف منسوب شدہ گھر کے ساتھ لپٹا ہوا ہوتا ہے اور اس وقت حقیقت میں انسان اپنے آپ کو کسی اور دنیا میں محسوس کرتا ہے۔ گویا اپنے مولے کا دامن پکڑ کر بڑی ہی عاجزی سے اس سے بخشش اور رحمت کی بھیک مانگ رہا ہے۔ باوجود سخت بھیڑ اور گرد و غبار کے اگر ان گھنٹوں بھی کھڑا رہے تو اسے احساس نہیں ہوتا۔ اور اپنی روح میں ٹھنڈک اور تازگی محسوس کرتا ہے۔

خدا کے پیارے گھر سے ذرا پرے ہٹ کر مقام ابراہیم پر دو رکعت نفل ادا کئے جاتے ہیں۔ اور پھر اس مقام پر ایک جامع دعا کی جاتی ہے۔ بعد ازاں آب زمزم سیر ہو کر پینا بھی مسنون ہے۔

خاکسار نے مطوف کے ساتھ ان تمام ارکان کی ادائیگی کی۔ مگر مطوف ان دنوں بہت مصروف رہتے ہیں۔ اس لئے اتنی جلدی یہ سب کچھ کروایا جاتا ہے کہ تو بہ کا کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ کیا جلدی ہے۔ میرے مطوف کی جلد بازی کا بھی یہ عالم تھا کہ میں مقام ابراہیم پر دو نفل ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہی تھا کہ میرے مطوف نے جلدی جلدی یا حاجی کہنا شروع کیا اور جب

تک میں نے ختم نہیں کرلیا اسی وقت تک یہی جملے دہراتا رہا۔ میرا یہ پہلا اور آخری طواف ہے جو کہ مطوف کی اتباع میں کیا گیا۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ نے کئی طواف کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور ہر طواف کے بعد میرے جیسے گنہگار انسان نے بھی ایک خاص قسم کا روحانی سکون اور سرور محسوس کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس کے بعد صفا اور مروہ کی پہاڑیوں میں سعی کی باری ہوتی ہے۔ اس مقام پر مطوف کی جلد بازی کے نتیجہ میں پہلی دفعہ میرے پلے کچھ نہیں پڑا۔ چونکہ ان مقامات مقدسہ کی زیارت کی وجہ سے انسان ایک خوشی اور تسکین محسوس کرتا ہے۔ اس لئے دعاؤں سے بیگانہ ہو کر جو مطوف دہرا رہا ہوتا ہے انسان ایک خاص قسم کا روحانی سرور اور لذت محسوس کررہا ہوتا ہے ورنہ مطوف نے کم از کم وقت میں یہ سات چکر ختم کروائے۔ صفا اور مروہ کے درمیان ایک بڑی عالیشان بلڈنگ بن چکی ہے۔ گویا اب لمبے برآمدہ میں آپ سعی کر رہے ہوتے ہیں درمیان میں دو سبز ستونوں کے درمیان بھاگ کر گزرنا ہوتا ہے کیونکہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام اس سے بھاگ کر گذری تھیں۔ سعی شروع کرنے سے قبل قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی جاتی ہے

انّ الصّفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوّف بھما ومن یطوّع خیرًا فان اللہ شاکرٌ علیم۔

اور اس طرح انسان کو یاد دلایا جاتا ہے کہ صفا مروہ کی یہ دو چھوٹی اور معمولی پہاڑیاں اللہ تعالےٰ کی ایک مقدس بندی کی قربانی کی یاد میں شعائر اللہ میں شامل کردی گئی ہیں۔

ان مقامات کو دیکھ کر بے اختیار انسان کہہ اٹھتا ہے کہ

انّ اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

کہ اللہ تعالےٰ اپنے ان بندوں کی قربانیاں اور اعمال کے اجر کو کبھی ضائع نہیں کرتا جو صرف اسی کے لئے کرتے ہیں۔

ہزاروں سال قبل اللہ تعالےٰ کی ایک مقدس بندی صرف اسی کی رضا کی خاطر اپنے آپ کو اور اپنے معصوم بچے کو ہلاکت میں ڈالنے کے لئے تیار ہو گئی اللہ تعالےٰ نے اس کی قربانی کو ایسا پسند فرمایا کہ اضطراری کی حالت میں حضرت ہاجرہ علیہا السلام جن مقامات پر دوڑی تھیں۔ آج امیر سے امیر اور غریب سے غریب آدمی بھی ان مقامات پر اسی طرح دوڑنے پر مجبور ہوتا ہے آج تک لاکھوں کی تعداد میں بڑے سے بڑے دنیوی وجاہت والے بادشاہ بلکہ شہنشاہ اسی طرح ان مقامات پر بھی بھاگے ہوں گے۔ پھر روحانی طور پر سینکڑوں انبیاء اور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح ان مقامات پر سعی فرمائی۔

پس قربانی کرنے والی قوم کے لئے یہ مقامات کس طرح تسلی کا موجب ہیں کہ اللہ تعالےٰ کسی بھی قربانی کرنے والے فرد یا قوم کی قربانی کے اجر کو ضائع نہیں کریگا اور دین و دنیا میں عزت عطا فرمائے گا۔

قسط اوّل کے اختتام پر خاکسار سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں بیت اللہ شریف کی تعمیر اور حجر اسود کو بوسہ دینے کی حکمت تحریر کرتا ہے حضور فرماتے ہیں کہ

"معترضین کا خیال ہے کہ مسلمانوں کے اعتقاد میں حجر اسود ایک ایسا پتھر ہے جو آسمان سے گرا تھا معلوم نہیں کہ اس اعتراض سے ان کو کیا فائدہ ہے۔ استعارہ کے رنگ میں بعض روایتیں ہیں کہ وہ بہشتی پتھر ہے۔ مگر قرآن شریف سے ثابت ہے کہ بہشت میں کوئی پتھر نہیں۔ بلکہ بہشتی نعمتیں ایسی نعمتیں ہیں کہ جو نہ کبھی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کانوں نے سنیں اور نہ دل میں گزریں اور خانہ کعبہ کا پتھر یعنی حجر اسود ایک روحانی امر کے لئے نمونہ قائم کیا گیا ہے۔ اگر خدا تعالےٰ چاہتا تو نہ خانہ کعبہ بناتا اور نہ اس میں حجر اسود رکھتا۔ لیکن چونکہ اس کی عادت ہے کہ روحانی امور کے مقابل پر جسمانی امور بھی نمونہ کے طور پر پیدا کر دیتا ہے تا وہ روحانی امور پر دلالت کریں۔ اسی عادت کے موافق خانہ کعبہ کی بنیاد ڈالی گئی اصل بات یہ ہے کہ انسان عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور عبادت دو قسم کی ہے ایک تذلل اور انکساری اور دوسری محبت اور ایثار۔

تذلل اور انکساری کے لئے اس نماز کا حکم ہوا جو جسمانی رنگ میں انسان کے ہر ایک عضو کو خشوع اور خضوع میں ڈالتی ہے یہاں تک کہ دلی سجدہ کے مقابل پر اس نماز میں جسم کا بھی سجدہ رکھا گیا۔ تا جسم اور روح دونوں اس عبادت میں شامل ہوں۔

اور واضح ہو کہ جسم کا سجدہ بیکار اور لغو نہیں۔ اوّل تو یہ امر مسلّم ہے کہ خدا جیسا کہ روح کا پیدا کرنیوالا ہے ایسا ہی وہ جسم کا پیدا کرنیوالا ہے اور دونوں پر اس کا حق خالقیت ہے ماسوا اس کے کہ جسم اور روح کا ایک دوسرے کی تاثیر قبول کرتے ہیں۔ بعض وقت جسم کا سجدہ روح کے سجدہ کا محرک ہو جاتا ہے اور بعض وقت روح کا سجدہ جسم میں سجدہ کی حالت پیدا کرتا ہے کیونکہ جسم اور روح دونوں باہم مرایا متقابلہ کی طرح ہیں۔ مثلاً ایک شخص جب محض تکلف سے اپنے جسم میں ہنسنے کی صورت بناتا ہے بسا اوقات سچی ہنسی بھی آجاتی ہے کہ جو روح کے انبساط سے تعلق ہے۔ ایسا ہی ایک شخص تکلف سے اپنے جسم میں یعنی آنکھوں میں ایک رونے کی صورت بناتا ہے تو بسا اوقات حقیقت میں رونا ہی آجاتا ہے جو روح کی درد اور رقت سے متعلق ہے۔ پس جبکہ یہ ثابت ہو چکا کہ عبادت کی اس قسم میں جو تذلل اور انکسار ہے جسمانی افعال کا روح پر اثر پڑتا ہے اور روحانی افعال کا جسم پر اثر پڑتا ہے پس ایسی ہی عبادت کی دوسری قسم میں بھی جو محبت اور ایثار ہے انہی تاثرات کا جسم اور روح میں عوض معاوضہ ہے۔ محبت کے عالم میں انسانی روح ہر وقت اپنے محبوب کے گرد گھومتی ہے اور اس کے آستانہ کو بوسہ دیتی ہے۔ ایسا ہی خانہ کعبہ جسمانی طور پر محبانِ صادق کے لئے ایک نمونہ دیا گیا ہے اور خدا نے فرمایا کہ دیکھو یہ میرا گھر ہے اور یہ حجر اسود میرے آستانہ کا پتھر ہے۔ (خدا تعالےٰ کا آستانہ مصدر فیوض ہے یعنی اس کے آستانہ سے ہر ایک فیوض ملتا ہے اس کے لئے معبّرین لکھتے ہیں کہ اگر کوئی خواب میں حجر اسود کو بوسہ دے تو علوم روحانیہ اس کو حاصل ہوتے ہیں کیونکہ حجر اسود سے مراد منبع علم و فیوض ہے) اور ایسا حکم اس لئے دیا کہ تا انسان جسمانی طور پر اپنے ولولہ عشق اور محبت کو ظاہر کرے۔ سو حج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اس گھر کے گرد گھومتے ہیں۔ ایسی صورتیں بنا کر کہ گویا خدا کی محبت میں دیوانہ اور مست ہیں۔ زینت دور کر دیتے ہیں اور اس پتھر کو خدا کے آستانہ کا پتھر تصور کر کے بوسہ دیتے ہیں اور یہ جسمانی ولولہ روحانی تپش اور محبت کو پیدا کر دیتا ہے اور جسم اس گھر کے گرد طواف کرتا ہے اور سنگِ آستانہ کو چومتا ہے۔ اور روح اس وقت محبوب حقیقی کے گرد طواف کرتا ہے۔ اور اس کے روحانی آستانہ کو چومتا ہے اور اس طریق میں کوئی شرک نہیں۔ ایک دوست ایک دوست جانی کا خط پا کر بھی چومتا ہے۔

کوئی مسلمان خانہ کعبہ کی پرستش نہیں کرتا اور نہ حجر اسود سے مرادیں مانگتا ہے بلکہ صرف خدا کا قرار دادہ ایک جسمانی نمونہ سمجھا جاتا ہے وبس۔ جس طرح ہم زمین پر سجدہ کرتے ہیں مگر وہ سجدہ زمین کے لئے نہیں ایسا ہی ہم حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں مگر وہ بوسہ اس پتھر کے لئے نہیں۔ پتھر تو پتھر ہے جو نہ کسی کو نفع دے سکتا ہے نہ نقصان مگر اس محبوب کے ہاتھ کا ہے جس نے اسکو اپنے آستانہ کا نمونہ ٹھہرایا۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۹۲-۹۱) (باقی)

احادیث الرسولؐ

مرتبہ: شیخ نور احمد صاحب منیر ربوہ

ماتم میں غلو کرنا اسلامی اخلاق کے خلاف ہے

عن ابن مسعود رضی اللہ
عنہ قال رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم لیس منا
من ضرب الخدود وشق
الجیوب ودعا بدعوی
الجاھلیہ (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ماتم کرتے ہوئے اپنے رخساروں کو پیٹتا ہے اور اپنے گریبانوں کو پھاڑتا ہے اور جاہلیت کے بین کرتا ہے۔ اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

تشریح: ہر ایک نے مرنا ہے استقراء تجربہ اور مشاہدہ پکار پکار کر یہ کہہ رہا ہے کہ کل نفس ذائقۃ الموت کہ ہر نفس پر موت وارد ہوگی لیکن ایسے موقعہ پر اپنے گریبانوں کو پھاڑنا اور سر پر مٹی ڈالنا چھاتی کو پیٹنا اس قسم کی حرکات سے اسلام سخت بیزار ہے باقی کسی کی موت پر افسوس اور صدمہ کا ہونا ایک طبعی امر ہے جس کا اظہار قدرتی طور پر آنسو بہانے سے ہو سکتا ہے۔ مگر اس ماتم اور افسوس میں اس قسم کے غلو انگیز طریق اختیار کرنا اسلامی اخلاق کے خلاف ہے اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صریح اور واضح ارشاد کے نہ صرف خلاف ہے بلکہ آپ کو ناراض کرنے والا ہے ایک مسلمان توحید پرست ہے اس کو اس قسم کی مصیبت اور تکلیف کو نہ صرف خود برداشت کرنا چاہیئے بلکہ دوسروں کے لئے مثال بن کر نیک نمونہ کی تلقین کرنی چاہیئے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنے کی غرض

عن ابی ھریرۃ رضی
اللہ عنہ قال قال
رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم یسلم
الصغیر علی الکبیر
والمار علی القاعد
والقلیل علی الکثیر (البخاری)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر میں چھوٹا بڑی عمر والے کو السلام علیکم کہنے میں ابتداء کرے اور رستہ سے گذرنے والا بیٹھے ہوئے پر اور تھوڑی تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو السلام علیکم کہیں۔

تشریح: اسلامی سوسائٹی کا نصب العین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم اور احادیث میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے کہنے کی تاکید کئی طریقوں سے بیان کی گئی ہے۔ میرے ایک استاد جو مذہباً عیسائی تھے لبنانی یونیورسٹی کے چانسلر ہیں وہ مجھے ہمیشہ ہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا کرتے ایک کہنے لگے کہ میرا یقین ہے کہ کئی مسلمان صرف عادۃً السلام علیکم کہتے ہیں ورنہ ان کو اس کے معنے اور غرض کا علم نہیں ہے۔ اسلام میں یہ فقرہ بڑی اہمیت اور افادیت رکھتا ہے اس دعائیہ فقرہ میں بتلایا گیا ہے کہ اسلامی معاشرت کے نصب العین میں بنیادی امور ہیں سلامتی۔ رحمت۔ برکت اور ان سے بھی اہم امر یہ ہے کہ یہ سب کچھ خدا تعالے کی رضا کے لئے ہو اور اس میں کسی قسم کے شرک کی ملونی نہیں ہونی چاہیئے۔

السلام علیکم میں ان اخلاق حسنہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس کے ذریعہ ہر طرف سلامتی و امن۔ رحمت و برکت کا ماحول پیدا ہوتا ہے سچ بولنا۔ عفو۔ حلم۔ صلہ رحمی۔ تزکیہ نفس ایثار ادائیگی امانت۔ صبر۔ شکر۔ فقراء اور مساکین کے حقوق کا خیال رکھنا باہمی تعاون کمیٹیاں مقرر کرنا کہ جن سے قوم کا معیار زندگی بلند ہو۔ اطاعت والدین وغیرہا یہ سب نیکیاں اور خوبیاں ایسی ہیں کہ جو سلامتی۔ رحمت اور برکت سے تعلق رکھتی ہیں اور اللہ تعالے کی خوشنودی کا باعث ہیں۔ اسکے مقابلہ میں بعض عیوب ایسے ہیں کہ جو قوم سے رحمت۔ برکت اور سلامتی کو دور کر دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر۔ رشوت قطع رحمی۔ سود خوری۔ جوا۔ بے حیائی۔ خیانت۔ رنگ ونسل کی تمیز۔ حرص افتراء۔ بخل۔ اسراف۔ زنا۔ فسق وفجور کے محرکات۔ شراب نوشی۔ ظلم۔ کم تولنا وغیرہا الغرض السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کو صرف رسماً کہنا اور اسکے بنیادی مقصد سے غفلت برتنا اس غرض وغایت کو مفقود کرنا ہے جو اس فقرہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں بتائی جاتی ہے۔

مصنوعی یا کیمیاوی کھاد کا استعمال

از ہارون الرشید صاحب اسشنٹ لائل پور

پاکستان ایک زراعتی ملک ہے اور یہاں کی ۸۰ فیصد آبادی کا بالواسطہ یا بلاواسطہ دارومدار زراعت پر منحصر ہے ہر پانچ منٹ میں ہمارے ملک کی ایک ایکڑ زمین سیم اور تھور کا شکار ہو رہی ہے اس لئے زمین کی حفاظت اور نگہداشت بے حد ضروری ہوگئی ہے جس طرح انسان کو ہوا پانی اور خوراک کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح پودوں کو بھی بڑھنے پھلنے اور پھولنے کے لئے خوراک کی ضرورت ہوتی ہے پودوں کی خوراک بہت سے عناصر پر مشتمل ہے جن میں اہم عناصر نائٹروجن، فاسفورس اور پوٹاشیم ہیں۔ قدرتی طور پر یہ عناصر زمین میں کافی مقدار میں موجود ہوتے ہیں لیکن کچھ عرصہ بعد اس ذخیرہ خوراک میں کمی واقع ہوتی رہتی ہے اس لئے ضروری اور لابدی ہے کہ اسے واپس زمین میں لوٹایا جائے اگر بر وقت یہ خوراک وافر مقدار میں مہیا نہ کی جائے تو پودے کمزور اور بیمار پڑ جاتے ہیں اور نتیجۃً پیداوار میں کمی ہو جاتی ہے۔ کاشتکار حضرات اپنی زمینوں میں دیسی کھاد ڈالتے آئے ہیں تاکہ یہ کمی پوری ہو جائے۔ دیسی یا قدرتی کھاد درختوں کے پتوں اور جانوروں کے گوبر وغیرہ سے بنتی ہے یہ چیزیں اگر زمین میں ڈال لی جائیں تو اس کی زرخیزی میں اضافہ ہوتا ہے مگر چونکہ دیسی کھاد اتنی مقدار میں حاصل نہیں ہو سکتی کہ ہر سال وسیع پیمانہ پر استعمال کی جا سکے اور ہمارے ملک میں اس کھاد کی جتنی مقدار حاصل ہوتی ہے وہ مشکل سے صرف ۲۰ لاکھ ایکڑ زمین کے لئے کافی ہو سکتی ہے لہذا طبعاً ایسے مرکبات کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے یعنی نائٹروجن فاسفورس اور پوٹاشیم۔ یہ مرکبات زمین میں مناسب مقدار میں ڈال دیئے جاتے ہیں تو زمین پھر پودوں کی ضرورت کے مطابق خوراک بہم پہنچانے کے قابل ہو جاتی ہے ان مرکبات کو "مصنوعی، ولایتی یا کیمیاوی کھاد کہتے ہیں۔

تجربوں سے معلوم کیا جا چکا ہے کہ میدانی علاقوں میں زیادہ تر نائٹروجن کی کمی ہے اور پہاڑی علاقوں میں فاسفورس پائی جاتی ہے لیکن نائٹروجن کے ساتھ اگر تھوڑی مقدار فاسفورس کی بھی ڈال دی جائے تو اس سے اچھے نتائج برآمد ہوتے ہیں اسی طرح فاسفورس کے ساتھ نائٹروجن کا استعمال بھی کیا جاتا ہے ان دونوں کو ملا کر ڈالنے کی ضرورت اس لئے پڑتی ہے کہ اگرچہ میدانی علاقوں میں فاسفورس زمین میں کثرت کے ساتھ پائی جاتی ہے مگر ہر سال پودے اس فاسفورس کو کم کرتے چلے جاتے ہیں اس لئے کچھ عرصہ بعد یہ ذخیرہ کم ہو جاتا ہے لہذا۔ اگر نائٹروجن کے ساتھ معمولی مقدار فاسفورس کی ڈال دی جائے تو زمین مکمل طور پر زرخیز اور قابل کاشت ہو جاتی ہے چنانچہ آج کل ایسی مصنوعی یا کیمیاوی کھادیں تیار ہو گئی ہیں جن میں قدرتی کھاد کی طرح تمام اجزاء موجود ہوتے ہیں بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ زمین میں کھاد ڈالنے سے پہلے سال تو پیداوار میں نمایاں اضافہ ہوتا ہے لیکن دوسرے اور پھر تیسرے سال اس نسبت سے اضافہ نہیں ہوتا اگر دوسرے یا تیسرے سال کھیت میں کھاد نہ ڈالی جائے تو عیاں ہے کہ پہلے سال کی نسبت سے اضافہ نہیں ہوتا اگر دوسرے یا تیسرے سال کی نسبت فصل کو کم خوراک مہیا ہوگی لہذا پیداوار قدرے کم ہو جائے گی لیکن پھر بھی یہ پیداوار بغیر کھاد والی زمین کی پیداوار سے کہیں زیادہ ہوگی تجربات سے یہ بات ثابت ہے کہ کیمیاوی کھاد سے پیداوار میں نمایاں اضافہ ہوتا ہے اس کا اثر بہت تیز ہے اور اس کا استعمال اقتصادی طور پر فائدہ مند ہے۔

کھاد کی چند اقسام

۱۔ امونیم سلفیٹ:۔ اس میں نائٹروجن کی مقدار ۲۱ فی صد ہوتی ہے یہ سالانہ پچاس ہزار ٹن کھاد تیار ہوتی ہے اس کھاد کی ایک بوری کا وزن ۱۱۲ پونڈ (۵۶ سیر تقریباً ہے)

۲۔ امونیم سلفیٹ نائٹریٹ:۔ نائٹروجن کی مقدار تقریباً ۲۶ فیصد ہے یہ ہر سال ستر ہزار ٹن کھاد تیار ہوتی ہے بوری کا وزن ۹۵ء۸۷ پونڈ (تقریباً ۴۴ سیر) ہے

۳۔ یوریا:۔ نائٹروجن کی مقدار ۴۶ فیصد ہوتی ہے سالانہ پیداوار چالیس ہزار ٹن ہے ایک بوری کا وزن ۱۰۰ پونڈ (تقریباً ۵۰ سیر ہے)

۴۔ سپر فاسفیٹ:۔ فاسفورک ایسڈ کی مقدار تقریباً ۱۶ فیصد ہے سالانہ ۱۵ ہزار ٹن تیار ہوتی ہے ایک بوری میں ۱۱۲ پونڈ (تقریباً ۵۶ سیر) کھاد ہوتی ہے۔

چند ضروری ہدایات

۱۔ مصنوعی کھاد ڈالنے سے پیشتر اسے ۲، ۳ گنا مٹی یا گلی سڑی کھاد کے ساتھ ملا لیں تاکہ کھیت میں اچھی طرح تقسیم ہو سکے۔ (۲) حتی الامکان کیمیاوی کھاد پودوں کے پتوں اور تنوں پر نہ ٹھہرنے پائے (۳) مصنوعی کھاد کے ڈالنے کے فوراً بعد آب پاشی ضروری ہے ورنہ کھاد نقصان کا باعث ہو سکتی ہے (۴) اس وقت تک مصنوعی کھاد کا چھینٹا نہ دیں جب تک بارش یا اوس کی وجہ سے پتوں پر نمی رہے (۵) کھاد بجائی سے پہلے ڈالنی ہو تو ۴ سے ۶ انچ گہرائی پر ڈالنے سے مفید نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ (۶) جن زمینوں میں نمکیات یعنی کلر وغیرہ زیادہ ہوں یا آبپاشی کے ذرائع غیر یقینی ہوں ایسی زمینوں میں کیمیاوی کھاد استعمال نہیں کرنی چاہیئے۔ (۷) خیال رہے کہ ہر فصل کے لئے مخصوص کھاد موزوں وقت پر ہی مفید ہوگی (۸) اگر کھاد مندرجہ بالا حدود میں پر ڈالنا مقصود ہو تو ہو رہل استعمال کریں۔

ہارون الرشید ارشد ڈسٹرکٹ مینجر ادرلی سپلائی کارپوریشن لائل پور

ایک مخلص نوجوان کی المناک وفات

مورخہ ۱۰ جون ۱۹۶۳ء کو ہمارے ایک ہونہار اور سعید نوجوان اے کے ایم شہید اللہ صاحب بجلی کا کرنٹ لگنے سے اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

شہید اللہ صاحب مرحوم نہ صرف اپنے خاندان بلکہ اپنے علاقہ میں بھی اکیلے احمدی تھے نہایت مخلص اور سلجھے ہوئے نوجوان تھے۔ سال رواں میں مجلس خدام الاحمدیہ ڈھاکہ کے معتمد کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ بیک وقت دو اعلیٰ امتحان دے رہے تھے۔ ایل ایل بی کا امتحان ہو چکا تھا۔ اور ایم اے کی تیاری کر رہے تھے۔ اقبال ہال ہوسٹل میں رہائش تھی۔ کل صبح جب وہ اکیلے ہی کمرہ میں تھے۔ اور دروازہ بند تھا۔ کسی غرض سے الیکٹرک سٹوو جلانا چاہا کہ کرنٹ لگ گیا۔ ساتھ کے کمرہ والوں نے چیخ کی آواز سنی۔ لیکن کوئی اہمیت نہ دی۔ بعد میں جب ان کا دوسرا ساتھی باہر سے آیا اور کھٹکھٹانے پر دروازہ کھلتا نہ پا کر سوراخ میں سے اندر جھانکا تو شہید اللہ صاحب کو گرے ہوئے پایا۔ دروازہ کھولا گیا تو روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی

ع بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحوم باوجود خاندان کی مخالفت کے احمدیت پر نہایت مستقل مزاجی کے قائم تھے۔ ہوسٹل کے طلباء کو ان کی قبولیت احمدیت کا اچھی طرح علم نہ تھا اور اسی طرح ان کے بڑے بھائی بھی جو یونیورسٹی میں لیکچرار ہیں۔ اس امر سے بخوبی واقف تھے۔ لیکن اس کے باوجود ہمیں مرحوم کا جنازہ پڑھنے کی اجازت نہ دی گئی۔ ناچار مرحوم کی نماز جنازہ غائب مسجد میں ادا کی گئی تھی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور درجات بلند کرے۔ آمین

(لطیف احمد طاہر۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ شہر ڈھاکہ)

تعلیم الاسلام ہائر سکنڈری سکول گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ)

میں ایک بی اے۔ بی۔ ٹی کی ضرورت

اس وقت تعلیم الاسلام ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ) میں IX اور X کو انگریزی۔ اور حساب پڑھانے کے لئے ایک بی۔ اے۔ بی۔ ٹی استاد کی فوری ضرورت ہے۔ اگر کوئی دوست صرف گریجوایٹ ہوں۔ اور ان دونوں مضامین کو پڑھانے کا اچھا تجربہ حاصل ہو۔ تو وہ درخواست دے سکتے ہیں۔ تقرری موسمی تعطیلات کے فوراً بعد ہوگی۔

ملازمت کے قواعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے قواعد کے مطابق ہوں گے۔ تقرری فی الحال عارضی ہوگا۔ درخواستیں جلد خاکسار کے نام بھیجیں۔

(عبد السلام اختر ایم اے پرنسپل)

تعمیر مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) میں حصہ لینے والوں کیلئے

خوشخبری

سیدنا حضرت اقدس فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خدمت بابرکت میں ماہ ہجرت ۱۳۴۲ھش (مئی ۱۹۶۳ء) میں تعمیر مسجد احمدیہ زیورک سوئٹزرلینڈ کے لئے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے بغرض دعا پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے جملہ افراد کو زیادہ سے زیادہ قربانی کی توفیق بخشے اور برکت دے۔"

جملہ احباب جماعت تعمیر مسجد احمدیہ زیورک سوئٹزرلینڈ کے صدقہ جاریہ میں دل کھول کر حصہ لیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص دعائیں حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

احباب جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ سرحد کے اطلاع کیلئے

احباب یہ سن کر خوش ہوں گے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب کشتی نوح کا خلاصہ موسومہ "ہماری تعلیم" مرتبہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا پشتو ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ جو یہاں سے پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے سابق صوبہ سرحد کی خدمت میں بھیجا جا رہا ہے فی الحال ہم اپنے اندازے سے یہ کاپیاں بھیج رہے ہیں۔ مگر ضرورت کے لحاظ سے جس جماعت کو اور کاپیوں کی ضرورت ہو یا جو احباب تقسیم کی غرض سے اور کاپیاں چاہتے ہوں وہ مکرم مولانا چراغ دین صاحب مربی مسجد احمدیہ جہانگیر پورہ پشاور شہر سے خط و کتابت کریں۔ اس کتاب میں اگرچہ اصل خطاب تو جماعت احمدیہ سے ہے مگر جیسا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے اس خلاصہ کے ابتدائی نوٹ میں وضاحت فرمائی ہے۔ ضمناً کئی معقول میں دوسرے مسلمانوں کو بھی مخاطب کیا گیا ہے۔ اس خلاصہ کا پشتو ترجمہ یوسف زئی سلیس پشتو میں ہے۔ جو خاکسار کی مادری زبان ہے۔ تاہم اگر ترجمہ میں کچھ خامی نظر آئے۔ تو درگزر سے کام لیتے ہوئے خاکسار کو اس سے مطلع فرمایا جاوے۔ تاکہ آئندہ اشاعت میں ازالہ کیا جا سکے۔

یہاں یہ عرض کر دینا مناسب ہوگا کہ اگرچہ محترم حضرت قاضی محمد یوسف صاحب رضی اللہ عنہ نے سلسلہ کی تعلیم اور مسائل پر بہت زیادہ لٹریچر پشتو زبان میں شائع فرمایا ہے۔ جس سے بے شمار لوگوں نے فائدہ اٹھا کر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کا شرف حاصل کیا اور جس کا ثواب قیامت تک حضرت قاضی صاحب کو پہنچتا رہے گا۔ مگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصل کلام مبارک کا یہ پہلا پشتو ترجمہ ہے جو احباب کے سامنے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد کے ارشاد کی تعمیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ پس احباب خود بھی فائدہ اٹھائیں اور اپنے اعزاز جماعت دوستوں تک پہنچا کر اس مبارک تعلیم سے ان کو روشناس کرائیں۔ جس غرض کے لئے یہ ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور ہمیں اپنے رحم و کرم سے نوازے۔ آمین۔

خاکسار شمس الدین۔ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع پشاور
مکان ۱۰۸۶/۱۔ محلہ جوگن شاہ ڈبگری۔ شہر پشاور

تعمیر مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کیلئے زیورات کی پیشکش

احمدی مستورات کیلئے نیک نمونے

ہمارے محسن اعظم سیدنا حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں دین اسلام کی حفاظت کیلئے ایک مرتبہ مستورات نے اپنے محبوب آقا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلعم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانی کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ جس کی متعدد مثالیں اخبار الفضل میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) جو "یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام کا ایک ضروری حصہ ہے" کی تعمیر کے لئے حسب ذیل بہنوں نے اپنے زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے انہیں اور ان کے خاندانوں کو بہترین جزا سے نوازے۔ آمین۔

۱۔ محترمہ مختار بیگم صاحبہ بنت چوہدری شریف الدین صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ انگوٹھی طلائی ایک عدد ۳/۴/۳۴
۲۔ محترمہ والدہ صاحبہ شیخ خادم حسین صاحب ۱/۴ جہانگیر روڈ کراچی۔ ڈنڈی جھمکی طلائی دو عدد ۱۸۵/۸۱
۳۔ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ بنت چوہدری نور محمد صاحب مظفر گڑھ چین واچ طلائی ۶۵/-
۴۔ محترمہ وزیر بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ ڈاکٹر شیر محمد عالی صاحب محلہ دار البرکات ربوہ طلائی چوڑیاں آٹھ عدد ۶۴۹-۵-۰
۵۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک ممتاز احمد صاحب اٹک ضلع سرگودہا توڑے چاندی ایک جوڑی ۹۰/۳۷
۶۔ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت مرزا محمد یعقوب صاحب واقف زندگی تحریک جدید ربوہ انگوٹھی طلائی ایک ۳۰/- روپیہ

ان مخلص بہنوں کی دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے قارئین حضرات سے دعا کی درخواست ہے ہماری دیگر بہنیں ان نیک نمونوں سے استفادہ فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں!

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

نمبر ۱۷۰۴۸:۔ میں سعیدہ رفیق زوجہ چوہدری رفیق احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۷ K ہوٹل گارڈن نیو ٹاؤن پوسٹ آفس کراچی نمبر ۵ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ رمارچ ۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۱۵۰۰/- روپے ہے میرا زیور بتفصیل ذیل ہے کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۱½ تولہ نکلس طلائی ایک عدد وزن ۳ تولے انگوٹھیاں طلائی ۲ عدد وزن ½ تولہ چوڑیاں طلائی دو عدد وزن ۱¾ تولے گلوبند طلائی ایک عدد وزن ۲ تولے بالیاں طلائی ۲ عدد وزن ۴ ماشے جملہ وزن ۸ تولے ۱۰ ماشے قیمت ۹۷۰/- روپے ہے۔

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۱۰ مارچ ۱۹۶۳ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ۔ سعیدہ رفیق

گواہ شد۔ رفیق احمد خاوند موصیہ

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۷۰۴۹:۔ میں محمد صدیق ولد چوہدری عبدالکریم صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۵۰/۵ اقبال کالونی کراچی نمبر ۵ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ فروری ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۲۵۰/- روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ⅒ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۸ فروری ۱۹۶۳ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد محمد صدیق۔

گواہ شد۔ محمد صادق سابق مبلغ سماٹرا سنگاپور حال کراچی

گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۷۰۵۰:۔ میں منورہ بیگم زوجہ چوہدری حسن دین صاحب دکاندار قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ رجنوری ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۳۰۰/- روپیہ جو بذمہ خاوند ہے زیور طلائی کانٹے ایک جوڑی طلائی وزن ایک وزن ایک تولہ مالیتی ۱۲۲/- روپے کل میزان بمعہ مہر ۴۲۲/- روپے ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں ہے اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ فقط

راقم الحروف فضل الرحمٰن انسپکٹر تحریک جدید

الامۃ منورہ بقلم خود زوجہ حسن دین دکاندار غلہ منڈی ربوہ

گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا دفتر وصیت ربوہ

گواہ شد۔ فضل الرحمٰن انسپکٹر تحریک جدید ربوہ۔

مسل نمبر ۱۷۰۵۱:۔ میں صادقہ رمضان بنت صوفی رمضان علی صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ فروری ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں منقولہ جائداد اس وقت بصورت نقدی ۱۴۰/- روپے ہے اس کے علاوہ مجھے محکمہ تعلیم کی طرف سے ۳۰/- روپے ماہوار تعلیمی وظیفہ ملتا ہے میں مذکورہ بالا نقد رقم اور ۲۰/- روپے ماہوار کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر میری آمد میں اضافہ ہوا نیز میں نے کوئی جائداد پیدا کی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اسی طرح بعد وفات میرے ترکہ کے ⅒ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ حقدار ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ صادقہ رمضان

گواہ شد رمضان علی صدر دارالصدر شرقی ربوہ

گواہ شد:۔ محمد دین۔ سیکرٹری وصایا دارالصدر شرقی۔ ربوہ

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

• کراچی ۲۱ جون ۔ صدر ایوب نے بیرونی خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے قوم کو متحد ہونے کی تلقین کی ہے ۔ صدر ایوب کل کنٹونمنٹ ریلوے سٹیشن پر کنونشن مسلم لیگ کے ناظم اعلیٰ چوہدری خلیق الزمان کے سپاسنامے کا جواب دے رہے تھے ریلوے سٹیشن پر صدر کا شاندار استقبال کیا گیا اور کنونشن مسلم لیگ کے کارکنوں نے صدر ایوب کو ہار پہنائے ۔ صدر نے کہا کہ آج کل صرف وہ سیاسی جماعتیں کامیاب ہو سکتی ہیں ۔ جن کی جڑیں عوام میں پیوست ہوں جو اچھی طرح سے منظم کی گئی ہوں اور جو ملک کے استحکام اور عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کام کریں ۔ انہوں نے کہا کہ مارشل لاء کی حکومت کے پیش نظر بھی یہی مقصد تھا اور موجودہ حکومت بھی اسی پالیسی پر گامزن ہے صدر ایوب نے کہا کہ ہم میں بحیثیت قوم تمام صلاحیتیں موجود ہیں ۔ صرف کمی یہ تھی کہ ہمیں صحیح قیادت میسر نہیں آ سکی ۔ قوم کی رہنمائی کا بارگراں سنبھالنے کے بعد میں نے قوم کو صحیح راستے پر لانے کی کوشش کی ہے اور میری خدا سے دعا ہے کہ وہ مجھے صحیح معنوں میں قوم کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

• لاہور ۲۱ جون ۔ مغربی پاکستان کے شمالی اضلاع میں کل سہ پہر شدید آندھی آئی جس سے جہلم سے لاہور تک گرانڈ ٹرنک روڈ پر سینکڑوں درخت اور کھمبے اکھڑ کر گر گئے محکمہ موسمیات کی اطلاع کے مطابق آندھی کی رفتار تیس میل فی گھنٹہ تھی ۔ گرانڈ ٹرنک روڈ پر درخت اور کھمبے گر جانے کی وجہ سے متعدد مقامات پر آمد و رفت میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے ۔ لاہور میں سوا چار بجے اچانک خوفناک سرخ آندھی آئی اور پورا شہر گرد و غبار سے اٹ گیا ۔ تقریباً پندرہ منٹ تک طوفان کی وجہ سے کچھ دکھائی نہ دیتا تھا ۔ طوفان گذر جانے کے بعد بھی تیز ہوا کے جھکڑ چلتے رہے

• راولپنڈی ۲۱ جون وزیر خزانہ جناب محمد شعیب نے کل قومی اسمبلی میں بجٹ پر سات روزہ عام بحث کا جواب دیتے ہوئے مشرقی پاکستان میں حالیہ طوفانوں کی تباہ کاریوں کا مکمل نقشہ پیش کیا اور طوفان زدگان کے امدادی کام کی تفصیل بیان کی ۔ انہوں نے بتایا کہ طوفان زدگان کی امداد پر دس کروڑ روپے صرف کئے جائیں گے ۔

وزیر خزانہ نے طوفان سے ہونے والے جانی و مالی نقصانات کے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس سے ۱۲ ہزار مربع میل کا علاقہ جو تیس لاکھ نفوس کی آبادی پر مشتمل ہے ۔ متاثر ہوا ۔ سات ہزار تین سو افراد ہلاک ہوئے اور مزید چار ہزار لاپتہ ہیں ۔ ۲۵ ہزار مویشی سیلاب میں بہہ گئے ۔ تین لاکھ جھونپڑے بالکل تباہ ہو گئے اور دس لاکھ جھونپڑوں ایک ہزار پرائمری سکول کی عمارتوں اور چھ کالجوں کی عمارتوں کو جزوی نقصان پہنچا ۔ بلدیاتی اداروں کی ۱۶۰ ڈسپنسریوں آٹھ سو ٹیوب ویلوں اور سو پشتوں کو نقصان پہنچا ۔ ان کے علاوہ چاٹگام کی بندرگاہ ذرائع مواصلات اور اجناس گوداموں کو بھی نقصان پہنچا ۔

• دہلی ۲۱ جون ۔ مغربی جرمنی کے ماہرین بھارت کے لئے دنیا کے سب سے زیادہ تیز رفتار اور جدید ترین جٹ طیارے تیار کر رہے ہیں ۔ یہ ماہرین بنگلور کی فیکٹری میں کام کر رہے ہیں ۔ پروفیسر کرٹ ٹانک اس سارے کام کے نگران ہیں ۔ بھارت کو جٹ طیاروں کی تیاری کے لئے ماہرین مہیا کرنے میں مغربی جرمنی کے ان ماہرین نے مدد دی ہے جو عرب جمہوریہ میں پروفیسر برانڈٹ کی سرکردگی میں کام کر رہے ہیں ۔ پروفیسر برانڈٹ اور ان کے ساتھی جٹ طیاروں کے انجن بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور اس طرح کے انجن جرمن ماہرین بھارت میں تیار کریں گے ۔ جٹ طیاروں کے ڈھانچے بنانے کا کارخانہ پہلے ہی سے بھارت کے شہر بنگلور میں کام کر رہا ہے ۔

• واشنگٹن ۔ عراق کی حکومت نے الزام لگایا ہے کہ غیر ملکی ایجنسیاں کرد باغیوں کو اسلحہ فراہم کر رہی ہیں ۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے ایک بیان میں کہا کہ کردوں اور حکومت کے درمیان کوئی جنگ جاری نہیں ۔ بلکہ یہ عراق کا خالص معاملہ ہے اور سرکاری فوجیں کردوں کے قبیلہ برزانی کی سرکوبی کر رہی ہیں جو ایک عرصہ سے تخریبی سرگرمیوں اغوا اور لوٹ مار جیسی وطن دشمن کارروائیوں میں مصروف تھا ۔ مصطفےٰ برزانی غیر ملکی امداد کی وجہ سے حکومت کے خلاف نبرد آزما ہیں ۔ انہوں نے الزام لگایا کہ روس انہیں اسلحہ فراہم کر رہا ہے اور سابق وزیر اعظم جنرل قاسم کے زمانہ میں عراقی فوجوں کو جو روس سے اسلحہ مہیا کیا گیا تھا ۔ وہی مصطفےٰ برزانی کے قبیلے کے پاس موجود ہے ۔

• مین سنگھ ۲۱ جون ۔ ضلع میں خوراک کی قلت پر قابو پانے کے لئے مؤثر اقدامات اختیار کئے جا رہے ہیں ۔ جس میں بہتر بیجوں کی سپلائی جدید آلات کاشتکاری کی فراہمی شامل ہے ۔ اس مقصد کے لئے ضلع بھر میں ایک سو چھپن پمپ فراہم کئے گئے تھے جو بڑی خوبی سے کام کر رہے ہیں ۔ خوراک کی پیداوار میں اضافہ کے لئے آبپاشی کی ایک سو بیالیس چھوٹی سکیمیں تیار کی گئی ہیں ۔ جن سے ساٹھ ہزار ایکڑ پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے ۔

• جارج ٹاؤن ۔ برطانوی گی آنا کے وزیر اعظم ڈاکٹر چھیدی جگن کے حامیوں اور نیگرو کاشتکاروں کے درمیان زبردست تصادم میں تقریباً چھ افراد زخمی ہو گئے ۔ یہ تصادم دار الحکومت جارج ٹاؤن سے ۶۰ میل جنوب مشرق میں ہوا جہاں گنے کے کاشتکاروں ایسٹ انڈین ایک سیاسی جلسہ منعقد کرنا چاہتے تھے اس قسم کا تصادم دیگر دیہی علاقوں میں بھی ہوا ہے لیکن مواصلات اور آمد و رفت کا انتظام معطل ہونے کی وجہ سے تفاصیل معلوم نہیں ہو سکیں ۔

• واشنگٹن ۲۱ ۔ جون امریکہ کے دفتر خارجہ نے انکشاف کیا ہے کہ اس وقت بھی کیوبا میں روس کی پندرہ ہزار سے زیادہ فوج موجود ہے جو انتہائی مہلک ہتھیاروں سے مسلح ہے ۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے مہلک ہتھیاروں کی وضاحت نہیں کی لیکن باور کیا جاتا ہے کہ ان کا اشارہ ایٹمی ہتھیاروں کی طرف تھا انہوں نے بتایا کہ پچھلے اکتوبر میں جب امریکہ نے روس کو کیوبا سے اپنے ایٹمی میزائل ہٹانے کا الٹی میٹم دیا تھا اس وقت کیوبا میں روسی فوج کی تعداد بیس ہزار کے لگ بھگ تھی اس کے بعد بمشکل پانچ ہزار روسی فوج کیوبا سے واپس گئی ہے ترجمان امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک کے اس حالیہ بیان پر توجہ مبذول کرائی کہ کیوبا میں جس قدر روسی فوج باقی رہ گئی ہے اسے بھی امریکہ اپنی سلامتی کے لئے خطرہ سمجھتا ہے انہوں نے کہا حکومت روس سے یہ مطالبہ کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے کہ وہ کیوبا سے اپنی تمام افواج واپس بلا لے ۔

• واشنگٹن ۔ صدر کینیڈی آئندہ ہفتہ کے دن سے یورپ کا دس روزہ دورہ شروع کریں گے وہ اتوار کو وفاقی جمہوریہ جرمنی پہنچیں گے صدر کینیڈی کے دورہ کا پروگرام منگل کے دن وائٹ ہاؤس سے جاری کیا گیا وہ ۲۳ سے ۲۶ رجون تک جرمنی ۲۶ سے ۲۹ تک آئرلینڈ ۲۹، ۳۰ جون تک انگلینڈ اور یکم جولائی تک اٹلی کا دورہ کریں گے یکم جولائی کو روما میں صدر کینیڈی ایک پریس کانفرنس بلائیں گے جو ٹیلیویژن پر پیش کی جائے گی وہ چانسلر ایڈ ناؤر وائس چانسلر ارھارڈ اور دیگر سیاسی لیڈروں سے ملاقات کریں گے مغربی برلن میں صدر کینیڈی برلن کی آزاد یونیورسٹی سے خطاب کریں گے اور برلن کی دیوار دیکھیں گے ۔ آئرلینڈ میں وہ کینیڈی خاندان کی پرانی یادگاریں دیکھیں گے ۔

• نیویارک ۔ امریکہ میں بے روزگاری کا مسئلہ روز بروز شدید تر ہوتا جا رہا ہے اور تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق تقریباً ۶ فیصد مزدور بے کار ہیں اس امر کا انکشاف امریکہ کے مقتدر تجارتی اخبار "فنانشل ٹائمز" نے کیا ہے اخبار نے بتایا ہے کہ بیروزگاری کی شرح تقریباً ۱۸ فیصد ہے اس وقت صورت حال یہ ہے کہ جو طلبا سکول سے تعلیم ختم کر کے نکلتے ہیں ان کی ایک نہایت قلیل تعداد کو روزگار ملتا ہے اور باقی تلاش روزگار میں دربدر دھکے کھاتے پھرتے ہیں ۔

• جاپان کی خلائی سرگرمیوں کی کونسل جو حکومت کا ایک مشاورتی ادارہ ہے بہت جلد سفارش کرے گی کہ جاپان کا بنا ہوا ایک مصنوعی سیارہ آئندہ ۵ سال چھوڑ دیا جائے اس سیارے کو چھوڑنے کے لئے امریکی راکٹ استعمال کیا جائے گا ۔

• لاہور ۲۱ جون ۔ صوبائی اسمبلی کے رکن دیوان سید غلام عباس بخاری نے اسمبلی کے اجلاس میں ریس کے جوئے کی ممانعت کا حکم جاری کرنے کا مطالبہ کیا انہوں نے کہا کہ ریس کا یہ جوا اسلام کے منافی اور ایک سماجی لعنت ہے ۔

درخواست دعا

میرے بچے مختلف بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں اور بہت کمزور ہیں ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام درویشان قادیان اور سب احمدی بہن بھائیوں کی خدمت میں التجا ہے کہ میرے بچوں کی مکمل صحت یابی خادم دین ہونے اور لمبی عمر پانے کے لئے دعا کریں نیز میرے بہن بھائیوں نے مختلف امتحان دیئے ہوئے ہیں ان میں نمایاں کامیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے ۔ (بلقیس اختر)

نوٹ : آپ نے دو مستحقین کے نام سال بھر کیلئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینیجر الفضل)

ذاملہ نمبر ۵۲۵۵